5

توازنِ ادائیگی

پاکستان کے بیرونی شعبے نے نمایاں بہتری کا مظاہرہ کیا ، جاری کھاتہ زرِ فاضل میں بدل گیا ، اس کے اسباب کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں زبردست نمو اور برآمدات ہیں ، جن کی وجہ سے درآمدات میں اضافے اور نفع اور منافع منقسمہ کی بیرونِ ملک واپسی کا ازالہ ہوگیا۔ جاری کھاتے میں زرِ فاضل نے باضابطہ رقوم کی ملک میں کمی کی تلافی کردی۔ مزید برآں ، بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری بڑھی اور نیا پاکستان سرٹیفکیٹس کی رقوم میں تھوڑا سا اضافہ ہوا۔ جاری کھاتے میں زرِ فاضل کے ہمراہ آئی ایم ایف کی فنڈ میں توسیع کی سہولت (ای ایف ایف) کی پہلی قسط ملنے سے زرمبادلہ کے ذخائر مزید بڑھ گئے ، جو زرمبادلہ کی منڈی میں درکار استحکام کا موجب بنا۔

5 توازنِ ادائیگی

5.1 عالمی معاشی پیش رفتیں

2024ء کے آخر تک عالمی اقتصادی منظر نامہ بتدریج موافق ہو گیا۔ بالخصوص، عالمی نمو مستحکم ہوئی، تجارتی حجم بحال ہوا، اجناس کی قیمتوں میں کمی آئی، مہنگائی کم ہوئی، اور بعد ازاں، ترقی یافتہ معیشتوں کی جانب سے پالیسی ریٹس میں کمی نے عالمی مالی حالات کو کسی حد تک بہتر کر دیا۔

آئی ایم ایف کے تخمینے کے مطابق 2024ء میں عالمی معیشت کی نمو کا تخمینہ 3.2 فیصد لگایا گیا ہے، جو گزشتہ سال کی شرح 3.3 فیصد کی نسبت قدرے کم ہے (**شکل 5.1**)۔ اگرچہ مضبوط ملکی طلب اور اشیا کی برآمدات دونوں کے باعث ترقی یافتہ معیشتوں کی نمو بڑھی، تخمینے کی اس تھوڑی سی کمی نے دو بڑی ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں، چین اور بھارت میں سست نمو کا تقریباً ازالہ کر دیا۔ اوّل الذکر کو پراپرٹی مارکیٹ کے بحران اور صارفین کے کم اعتماد کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا، جبکہ مؤخر الذکر کے معاملے میں بلند لاگت کا دباؤ اشیا سازی کی پیداوار کو سست کرنے کا باعث بنا۔ سست نمو سے قطع نظر، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کا عالمی جی ڈی پی نمو میں حصہ بدستور 50 فیصد سے زیادہ رہا۔

بالخصوص عالمی تجارت کو متحرک کرنے میں ترقی یافتہ معیشتوں میں مستحکم ترقی کا اہم کردار تھا۔ عالمی تجارتی حجم، جو 2023ء کے بیشتر حصے میں سکڑ رہا تھا، 2024ء کے دوران اس میں بحالی دیکھی گئی، اس کی وجہ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں بشمول پاکستان کو نئے برآمدی آرڈرز میں اضافہ ہونا ہے (**شکل 5.2**)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ موجودہ جغرافیائی وسیاسی تناؤ، بنیادی طور پر دو طرفہ / علاقائی بلاکس کی تخلیق کی وجہ سے، نے تجارتی حجم کو بہت کم متاثر کیا ہے۔ نتیجتاً، تجارت ان بلاکس کے درمیان ہونے کی بجائے بلاکس میں شامل ممالک کے درمیان بڑھی ہے، جس نے عالمی سطح پر رسدی زنجیر کے دباؤ کو کچھ حد تک کم کیا اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں منفی تحرک کو بھی کم کیا ہے۔[1]

شکل 5.1: حقیقی جی ڈی پی نمو

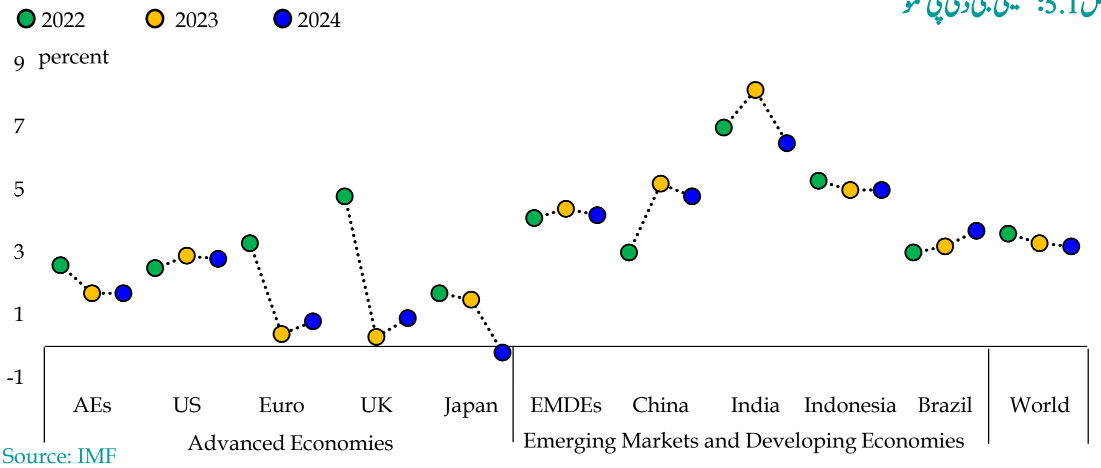

Source: IMF

[1] آئی ایم ایف (2024ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ، اکتوبر 2024ء، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، واشنگٹن۔

شکل 5.2: عالمی رجحانات اور پرچیزنگ منیجرز اشاریہ

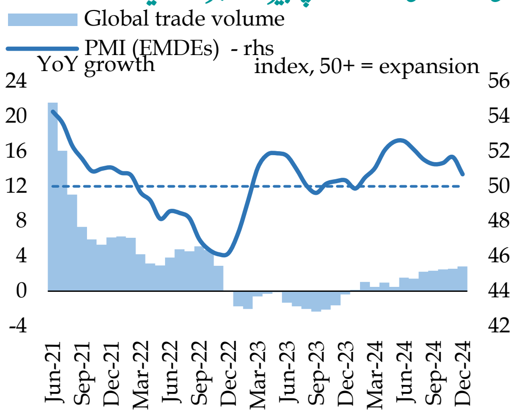

PMI: Purchasing Managers' Index
Sources: CPB World Trade Monitor and S&P Global

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں کے اشاریے میں مجموعی طور پر 3.9 فیصد کمی واقع ہوئی، جس کی بنیادی وجہ توانائی اور اشیائے خوردونوش کی رسد میں بہتری ہے(**شکل 5.3**)۔ چین میں تعمیراتی سرگرمیوں کی سست روی کے باعث لوہے اور فولاد کی طلب میں کمی کی وجہ سے رسد میں مزید پختگی آئی۔

خدمات کے شعبے میں قیمتیں بڑھنے کے دباؤ کے باوجود اشیا کی قیمتوں میں کمی اور زری سختی کے تاخیری اثرات نے ترقی یافتہ معیشتوں اور، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں مہنگائی کے دباؤ کو دھیما کر دیا۔ متذکرہ بالا طلب و رسد کے موافق عوامل کے باعث متعدد ترقی یافتہ معیشتیں اپنے اہداف کے قریب رہیں۔ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں اکثر و بیشتر اسی طرح کا رجحان دیکھا گیا، حالانکہ آخر 2024ء تک کچھ ممالک میں مہنگائی کے نتائج میں معمولی اضافہ ہوا تھا (**شکل 5.4**)۔

چنانچہ، ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں نے اپنے مہنگائی کے اہداف کو مدنظر رکھتے ہوئے زری پالیسی کے موقف میں

شکل 5.3: عالمی رسدی حرکیات

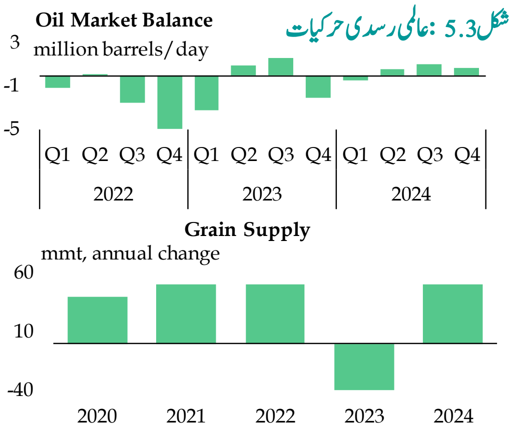

Oil market balance = supply - demand in each quarter
Supply = opening stocks + prod. in the crop season
Sources: EIA and USDA

نرمی کا سلسلہ جاری رکھا۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں اس کا ردِ عمل زیادہ مطابقت کا حامل تھا کیونکہ ان معیشتوں میں مہنگائی اپنے اہداف تک ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی نسبت زیادہ تیزی سے پہنچی تھی۔ کچھ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں، اجرتوں میں اضافے اور خدمات کی بلند طلب نے بھی قوزی مہنگائی میں اضافہ کر دیا ہے۔ نتیجتاً، کچھ مرکزی بینکوں نے مزید زری نرمی روک دی، اور کچھ نے تو پالیسی ریٹس میں اضافہ کرنا شروع کر دیا(**شکل 5.5 الف اور 5.5 ب**)۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں اہم ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینکوں کی طرف سے پالیسی ریٹس میں کمی نے عالمی مالی حالات کو بہتر کر دیا۔ جس کے ابھرتی ہوئی معیشتوں پر مثبت اثرات مرتب ہوئے، خاص طور پر سرمائے کے بہاؤ اور شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ کے تناظر میں۔

جیسے جیسے عالمی سرمایہ کاروں نے بلند نفع حاصل کرنے کی کوشش کی، ان کی خطرے مول لینے کی رغبت بڑھتی گئی، جو ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں سرمایہ کے بہاؤ میں اضافے پر منتج ہوئی۔ اس سے ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر چند معیشتوں کے لیے کم لاگت پر فنڈنگ اکٹھا کرنے کے لیے بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں تک رسائی کی گنجائش بھی پیدا

شکل 5.4: ہدف کی نسبت عمومی مہنگائی

Note: vertical lines refer to the range of inflation target as announced by concerned authority and dots refer to the Dec-2024 inflation (YoY) reading
Sources: tradingeconomics, country websites, and Bloomberg

ہوئی۔ ریاستی بانڈز کے پست اور مستحکم تفاوت نے بھی کمزور کریڈٹ ریٹنگ والی کچھ معیشتوں کو ریاستی بانڈز جاری کرنے کے قابل بنایا۔

5.2 پاکستان کا توازنِ ادائیگی

پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن مسلسل بہتر ہوتا رہا کیونکہ جاری کھاتوں کا توازن زرِفاضل میں بدل گیا، جس سے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران رقوم کی آمد میں ہونے والی بھاری کمی کی تلافی ہوگئی (**جدول 5.1**)۔ جاری کھاتے میں تبدیلی کی بڑی وجہ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر اور حجم پر مبنی برآمدات میں مسلسل اضافے کو قرار دیا جاتا ہے۔ جاری کھاتوں کے توازن میں زرِفاضل کے ہمراہ آئی ایم ایف کی فنڈ میں توسیع کی سہولت کے تحت ملنے والی رقوم زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے، اور مبادلہ منڈی میں استحکام پیدا کرنے کا موجب بنیں۔

ملکی اور عالمی دونوں عوامل نے جاری کھاتوں کے توازن میں بہتری کو بنیاد فراہم کی۔ عالمی معیشت میں مستحکم نمو اور تجارتی حجم میں اضافے نے بیرون ملک پاکستانی مزدوروں کی طلب اور برآمدات میں اضافہ کیا۔ مزید یہ کہ، خلیجی خطے میں بڑھتی ہوئی ڈیجیٹائزیشن اور، حکومت اور اسٹیٹ بینک کے مختلف اقدامات نے آئی ٹی کی برآمدات اور ترسیلاتِ زر کو جلا بخشی۔

ان عوامل کے مشترکہ اثرات نے درآمدی نمو اور ابتدائی آمدنی کے خسارے میں اضافے سے پیدا ہونے والے دباؤ کو کم کیا۔ اشیا اور خدمات دونوں کی درآمدات میں تیزی نے برآمدات کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اس کے نتیجے میں اشیا اور خدمات کی تجارت میں توازن بگڑ گیا۔ مزید برآں، منافع منقسمہ اور نفع کی بیرون ملک واپسی میں اضافے نے ابتدائی آمدنی کے خسارے کو کافی حد تک بڑھا دیا۔

اس کے باوجود ترسیلاتِ زر میں مستقل اضافے اور انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی برآمدات زرمبادلہ کے حصول کے ذرائع میں تنوّع کے نقطۂ نظر سے ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے۔ تاہم، پائیدار بیرونی اکاؤنٹ کے لیے یہ ضروری ہے کہ برآمدی باسکٹ کو متنوّع بنانے اور پیداواری صلاحیت بڑھانے کی کوششیں تیز کرکے معیشت کی برآمدی صلاحیت سے پوری طرح استفادہ کیا جائے۔

شکل 5.5الف: ترقی یافتہ معیشتوں میں پالیسی ریٹ

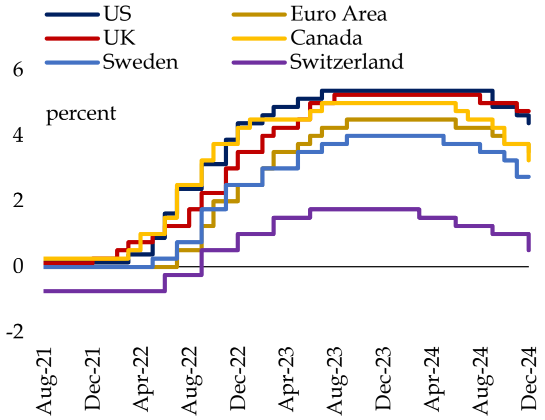

Sources: tradingeconomics and Bloomberg

تاہم، گذشتہ سال کے مقابلے میں رقوم کی خالص آمد کافی کم رہی۔ اس کی بنیادی وجہ سرکاری قرضوں کی وعدوں سے کم فراہمی تھی۔ دوسری جانب مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں نجی رقوم کی آمد میں تھوڑا سا اضافہ ہوا۔

5.3 جاری کھاتہ

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے میں 1.1 ارب ڈالر کا زرِ فاضل درج ہوا، اس کی نسبت گذشتہ سال کی اسی مدت میں 1.4 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا۔ جاری کھاتے میں یہ بہتری بنیادی طور پر کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں واضح اضافے کے باعث ہوئی گو کہ توازنِ تجارت اور ابتدائی آمدنی میں ابتری آئی تھی (**شکل 5.6**)۔

تجارتی توازن[2] (اشیا میں)

اشیا کا تجارتی خسارہ گذشتہ سال کی سطح پر برقرار رہا (**شکل 5.7**)۔ برآمدی نمو گذشتہ سال کی سطح پر برقرار رہی، جو بنیادی طور پر بلند قدرِ اضافی ٹیکسٹائل اشیا، چاول، پیٹرولیم، ادویہ اور پلاسٹک کی برآمدات میں

شکل 5.5ب: ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں پالیسی ریٹ

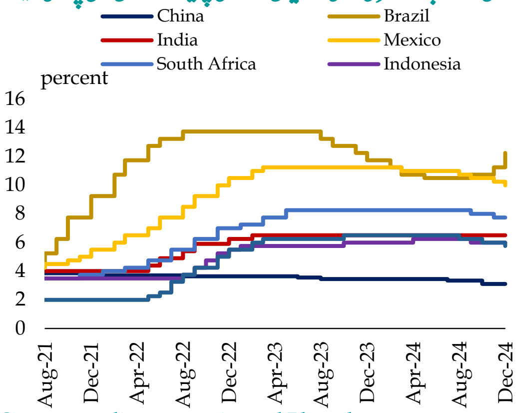

Sources: tradingeconomics and Bloomberg

اضافے کے باعث ہوئی۔ تاہم، برآمدات میں ہونے والے فائدے کو درآمدات میں بڑے اضافے نے زائل کر دیا، جس میں بنیادی کردار ٹیکسٹائل، مشینری، زرعی اور کیمیکلز سے متعلقہ شعبوں کا تھا۔

برآمدات

پاکستان دفترِ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑی حد تک وسیع حجم کے باعث برآمدات میں دو ہندسی اضافہ ہوا (**جدول 5.2**) ہے۔ اس کی نمو بھی وسیع البنیاد رہی، جس میں بڑا حصہ ٹیکسٹائل گروپ کا ہے، اس کے بعد غذا، پیٹرولیم مصنوعات اور دیگر اشیا سازوں کا نمبر آتا ہے (**شکل 5.8**)۔

ٹیکسٹائل برآمدات

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں گذشتہ سال کی 5.0 فیصد کی کمی کے مقابلے میں 9.7 فیصد اضافہ ہوا۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ بنیادی طور پر قدرِ اضافی ٹیکسٹائل اشیا، ملبوسات اور ملکی ٹیکسٹائل اشیا کے باعث ہوا۔ اس تبدیلی میں دو اہم پیشرفتیں کارفرما

[2] اس سیکشن کا تجزیہ پاکستان دفترِ شماریات کے رپورٹ کردہ کسٹم ڈیٹا پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں موجود معلومات ادائیگیوں یا توازنِ ادائیگی کے اعداد و شمار سے میل نہیں کھاتی ہیں۔ ان دونوں اعداد و شمار کے سلسلوں کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے، دیکھیے اعداد و شمار کے وضاحتی نوٹس پر ضمیمہ۔

جدول 5.1: پاکستان کا توازنِ ادائیگی

ملین ڈالر، نمو فیصد میں

	م س23ء	م س24ء	م س24ء		شش1م س25ء	شش1م س24ء بموازنہ شش1م س25ء
			شش1	شش2		مطلق تبدیلی
جاری کھاتے کا توازن	**3,275-**	**2,072-**	**1,611-**	**461-**	**1,160**	**2,771**
اشیا کی تجارت	**24,819-**	**22,177-**	**10,260-**	**11,917-**	**11,636-**	**1,376-**
بر آمدات	27,876	30,980	15,155	15,825	16,297	1,142
درآمدات	52,695	53,157	25,415	27,742	27,933	2,518
خدمات کا توازن	**1,042-**	**3,110-**	**1,538-**	**1,572-**	**1,500-**	**38**
جس میں آئی سی ٹی بر آمدات	2,596	3,223	1,456	1,767	1,865	409
بنیادی آمدنی کا توازن	**5,765-**	**8,986-**	**4,052-**	**4,934-**	**4,545-**	**493-**
جس میں سودی ادائیگی	4,612	5,546	2,817	2,729	2,676	141-
ثانوی آمدنی کا توازن	**28,351**	**32,201**	**14,239**	**17,962**	**18,841**	**4,602**
جس میں کارکنوں کی ترسیلات زر	27,333	30,251	13,436	16,815	17,847	4,411
سرمایہ اکاؤنٹ توازن	375	195	109	86	78	31-
مالی اکاؤنٹ توازن*	**468**	**5,370-**	**4,961-**	**409-**	**515-**	**4,446**
براہ راست سرمایہ کاری (خالص)*^	**670-**	**2,126-**	**1,064-**	**1,062-**	**1,422-**	**358-**
جزدانی سرمایہ کاری (خالص)*^	**1,012**	**376**	**71-**	**447**	**70**	**141**
دیگر سرمایہ کاری	**135**	**3,610-**	**3,821-**	**211**	**837**	**4,658**
بیرونِ ملک زرمبادلہ اثاثوں میں اضافہ	**964-**	**381-**	**451-**	**70**	**238-**	**213**
زرمبادلہ قرضے اور واجبات	**1,099-**	**3,229**	**3,370**	**141-**	**1,075-**	**4,445-**
بینک	**1,241**	**715**	**150**	**565**	**122-**	**272-**
عام حکومتی	**2,085-**	**1,565**	**2,137**	**572-**	**353-**	**2,490-**
ادائیگیاں	9,891	6,044	2,887	3,157	2,582	305-
قسط واپسی	11,660	6,727	2,843	3,884	3,208	365
دیگر واجبات (خالص)	316-	2248	2093	155	273	1820-
دیگر شعبے	**255-**	**50-**	**84**	**134-**	**600-**	**684-**
ادائیگیاں	398	2,419	644	1,775	275	369-
قسط واپسی	1,663	1,905	786	1,119	831	45
دیگر واجبات (خالص)	1,010	564-	226	790-	44-	270-
خالص غلطیاں اور محذوفات	**850-**	**631-**	**453-**	**178-**	**42-**	**411**
مجموعی توازن	**4,218**	**2,862-**	**3,006-**	**144**	**1,711-**	**1,295**
اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر-مدت)	**4,445**	**9,390**	**8,233**	**9,390**	**11,732**	
روپے/ڈالر اضافہ (+) کمی (-) فیصد میں (آخر-مدت)	**28.4-**	**2.7**	**1.5**	**1.3**	**0.1-**	

*بی پی ایم 6 کے مطابق، منفی علامت سے مراد پاکستان میں زرمبادلہ کے ذخائر کے بہاؤ اور اس کے برعکس ^بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری (خالص) = خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری–رقوم کے بیرونی انخلا کا بہاؤ

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ہیں۔ اوّل، بنگلہ دیش میں مظاہروں کی وجہ سے صنعتی سرگرمیوں میں تعطّل کے باعث درآمدی آرڈرز پاکستان سمیت ایشیا کے دیگر ممالک کو مل گئے۔ دوسرا، مستحکم شرح مبادلہ اور ملکی صورتِ حال میں غیر یقینی کی کمی کی وجہ سے پاکستانی برآمد کنندگان کو بہتر نرخوں پر بڑے آرڈرز حاصل کرنے میں مدد ملی۔

ٹیکسٹائل کے شعبے میں اضافے کے باوجود، پاکستانی ملبوسات کی برآمدی اکائی مالیتیں خطے کے ہم سر ممالک کی نسبت پست رہیں (**جدول 5.3**)۔ ہو سکتا ہے کہ اس امر سے پاکستانی برآمدات کے پست معیار کے ہمراہ ٹیکسٹائل اشیا سازی میں کپاس کے بلند تناسب کی نشاندہی ہو۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں انسانی ساختہ ریشے (ایم ایم ایف) پر مبنی ٹیکسٹائل کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انسانی ساختہ ریشہ سازی نسبتاً موثر بہ لاگت، موثر بہ وسائل ہوتی ہے، اور اس کے پیداواری عمل کے لیے کم افرادی قوت درکار ہوتی ہے (**جدول 5.4**)۔[3] پاکستانی ٹیکسٹائل شعبے کی پیداواریت (ٹوٹل فیکٹر پروڈکٹیوٹی) اور ہائی فیشن اور تکنیکی ٹیکسٹائل اشیا کی استعداد مثالی نہیں ہے۔ نتیجتاً، پیداوار کا رخ مردوں کے ملبوسات کی برآمدات کی جانب ہو گیا، جو خواتین کے ملبوسات کی نسبت پست اکائی قیمتوں کے حامل ہوتے ہیں۔[4] یہ امر ایشیا میں گارمنٹس کے شعبے میں افرادی قوت کے حوالے سے نتائج کی بھی تصدیق کرتا ہے، جس میں پاکستان سب کا نمبر سب سے آخر میں آتا ہے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ بلند اکائی مالیتوں والے ممالک نے اپنے پیداواری عمل کو موثر بہ سرمایہ بنانے کے لیے سرمایہ کاری کی ہے۔[5]

شکل 5.6: جاری کھاتے کا توازن

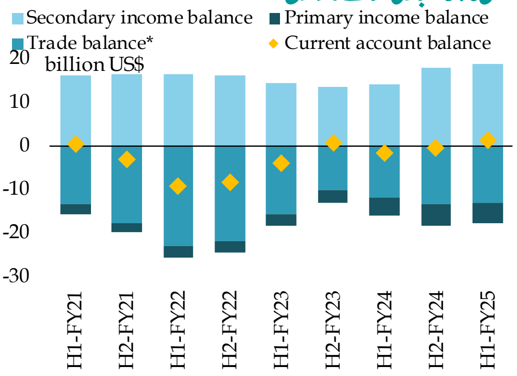

* Goods and services
Source: SBP

پست قدرِ اضافی ٹیکسٹائل اشیا کی برآمد میں تیزی سے کمی آئی[6]

ملکی کپاس کی پیداوار میں کمی نے ملک میں اس کی قیمتوں کو درآمدی کپاس سے بھی اوپر دھکیل دیا۔ نتیجتاً مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران خام کپاس کی برآمدات نہ ہونے کے برابر رہی۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں سوت کی برآمدات میں بھی تیزی سے کمی آئی کیونکہ اس کے بعد کے ٹیکسٹائل کے عمل، جیسے دھاگہ سازی اور بُنائی، کو اضافی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان میں برآمدی سہولت کی اسکیم (ای ایف

---

[3] اسٹیٹ بینک (2018ء)۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت، مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی رپورٹ، اسٹیٹ بینک، کراچی۔ اے آر (2023ء)۔ ایم ایم ایف کا عروج، ملبوسات کے وسائل، بمطابق 14 فروری 2025ء، اس لنک پر یہاں دستیاب ہے: www.apparelresources.com/business-news/manufacturing/the-rise-of-mmf/

[4] حسین، ایس ٹی، ملک، کے زیڈ، خان، یو، فہیم، اے، نبی، آئی اور حامد، این (2013ء)۔ پاکستان کے شعبہ گارمنٹس کا تقابلی تجزیہ، انٹرنیشنل گروتھ سینٹر۔

[5] آئی ایل او (2022ء) ایشیائی گارمنٹس شعبے میں روزگار، اجرت اور پیداواری رجحانات، انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن، جنیوا۔

[6] مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں ملکی کپاس کی پیداوار کو کیڑوں کے حملوں، گرمی کی لہروں اور جنوبی پنجاب میں بے ترتیب بارشوں کی وجہ سے اہم چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، جس کی وجہ سے فصلوں کی کٹائی میں تاخیر اور معیار میں ابتری آئی۔

ایس) کے تحت مقامی رسد کنندہ کے لیے زیرو ریٹنگ کا خاتمہ، اور توانائی اور آپریشنز اخراجات کا زیادہ ہونا شامل ہے۔[7]

نان ٹیکسٹائل برآمدات

غذائی برآمدات میں اضافہ ہوا

غذائی برآمدات میں مسلسل دوسرے سال اضافہ ہوا، جس میں چاول نے اپنی پہلی پوزیشن برقرار رکھی (**جدول 5.2**)۔[8] پچھلے سال کے برعکس، برآمدی نمو بلند حجم کے باعث ہوئی، کیونکہ چاول کے بیشتر برآمد کنندگان نے چاول کی عالمی منڈی میں بھارت کی دوبارہ آمد کے بعد نرخ کم کر دیے تھے (**شکل 5.9**)۔[9] مزید برآں، زبردست پیداوار کے سبب چاول کے ریکارڈ عالمی ذخیروں نے عالمی قیمتوں کو قابو میں رکھا۔[10]

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں باسمتی چاول کی برآمدات میں 18.1 فیصد اضافہ ہوا۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان نے بیشتر باسمتی چاول قازقستان، سعودی عرب، افغانستان، یمن اور عمان کو برآمد کیا۔ قازقستان کو برآمدات میں اضافے کی وجہ پاکستانی قیمتوں کی بھارت پر برتری تھی۔ سعودی عرب کے لیے برآمدات میں بہتری تجارتی مراعات کا نتیجہ تھی، جس کے تحت سعودی عرب اپنی مجموعی ضروریات کا 20 فیصد چاول پاکستان سے درآمد کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔ اسی طرح کاروباری اداروں تا

شکل 5.7: پاکستان میں قابلِ فروخت اشیا کی تجارت

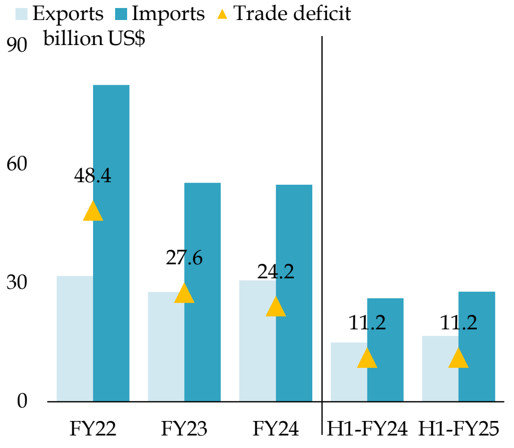

Source: PBS

حکومت (B2G) کے باہمی تعاون کے اقدامات سے عمان کے لیے برآمدات کے مواقع پیدا ہوئے۔[11]

غیر باسمتی چاول کی برآمدات بھی 1.3 ارب ڈالر سے بڑھ کر 1.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ غیر باسمتی چاول کی 'اری' قسم نے اس اضافے میں بڑا حصہ ڈالا، کیونکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران افغانستان، فلپائن، انڈونیشیا اور کینیا کو اس کی برآمدات میں اضافہ ہوا۔ فلپائن کے لیے برآمدی اضافے کو اس کی پست ملکی پیداوار سے منسوب کیا جاسکتا

[7] اپٹما بلاگ بمطابق 12 فروری 2025ء اس لنک www.aptma.org.pk/category/industry/ پر دستیاب ہے۔ مزید برآں، اپٹما کے مطابق، دھاگہ سازی کی 40 فیصد سے زائد ملوں نے کام بند کر دیا ہے۔

[8] کُل غذائی برآمدات میں چاول کا حصہ 47.4 فیصد اور مجموعی نان ٹیکسٹائل برآمدات میں 24.8 فیصد ہے۔

[9] پاکستان دفترِ شماریات (جولائی-دسمبر) کے اعداد و شمار پر مبنی اسٹیٹ بینک عملے کے جائزے کے مطابق، چاول کی تمام اقسام کی اکائی مالیتیں گذشتہ سال کی نسبت کم ہوگئی ہیں۔

[10] یو ایس ڈی اے (2025ء)۔ رائس مارکیٹ آؤٹ لک۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا محکمہ زراعت، واشنگٹن ڈی سی

[11] عمانی حکام نے پاکستانی چاول کی خریداری میں سہولت دینے کے عزم کا اظہار کیا۔

ہے۔[12] کینیا کے معاملے میں، 30 نومبر 2024ء تک چاول کی ترسیل پر ٹیکس استثنیٰ پالیسی کی وجہ سے پاکستانی چاول کی طلب میں اضافہ ہوا۔[13]

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران، پاکستان نے گذشتہ سال تقریباً نہ ہونے کے برابر برآمدات کی نسبت 343 ملین ڈالر کی چینی بھی برآمد کی (**شکل 5.10**)۔[14] مزید برآں، کاروباری اداروں تا حکومتی (B2G) انتظامات کے طفیل تاجکستان کو بھی چینی برآمد کرنے کا فائدہ ملا۔[15]

دیگر اشیائے خوردونوش کے ساتھ ساتھ، مچھلی کی برآمدات تقریباً برقرار رہیں، جبکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں روغنی بیجوں کی برآمدات میں بڑی کمی آئی۔ روغنی بیجوں کے حوالے سے، ویتنام، سعودی عرب اور مصر کو تل کے بیج کی برآمدات میں کمی آئی۔ مارکیٹ میں سوڈانی اور ایتھوپیا کے رسد کنندگان کی دوبارہ آمد کی وجہ سے چین کے لیے برآمدات میں 25.7 فیصد کی بڑی کمی درج کی گئی۔[16] مزید برآں، عالمی سطح پر، بالخصوص برازیل اور ارجنٹائن میں، روغنی بیجوں کی وافر پیداوار سے قیمتوں کے دباؤ میں کمی آئی۔[17]

شکل 5.8: برآمدی نمو میں حصہ

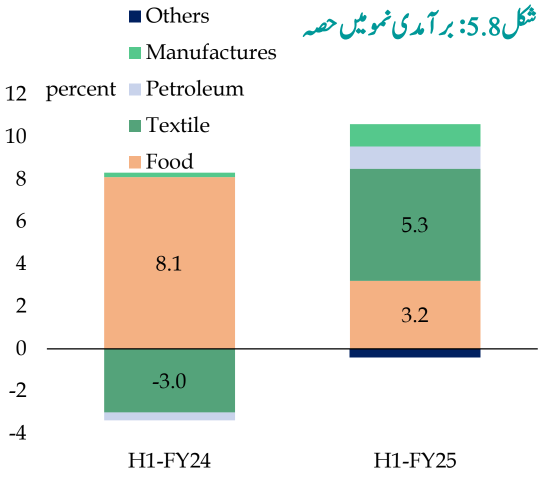

Source: PBS

مچھلی کی برآمدات پر تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ دہائی کے دوران ملک میں ماہی گیری کی اوسط سالانہ برآمدی آمدنی 400 ملین ڈالر رہی ہے، جو دیگر ساحلی ممالک کی برآمدی آمدنی سے بہت کم ہے (**شکل 5.11الف**)۔ گذشتہ برسوں کے دوران پاکستان سے مچھلی کی برآمدی منازل بڑی حد تک تبدیل نہیں ہوئیں، جس کے نتیجے میں مارکیٹ کا ارتکاز بلند رہا اور اکائی قیمتیں علاقائی ہم سروں سے بہت کم رہیں (**شکل 5.11ب**)۔ کم کارکردگی کے پسِ منظر کے کلیدی عوامل اور پاکستان

---

[12] وی آئی ایس (2024ء) شعبۂ چاول رپورٹ، VIS کریڈٹ ریٹنگ کمپنی لمیٹڈ، کراچی۔

[13] کینیا گزٹ (2024ء)۔ کینیا گزٹ جلد۔CXXVI– شمارہ 75 مورخہ 31 مئی 2024ء بمطابق 5 جنوری 2025ء اس لنک پر دستیاب ہے: www.kra.go.ke/images/publications/Gazette--Importation-of-Grade-1-White-milled-Rice-Duty-Free.pdf۔ اس کے ساتھ ساتھ، ٹڈاپ کی کاروبار تا کاروبار (B2B) اور کاروباری اداروں تا حکومت (B2G) کے حوالے سے کوششوں کے باعث پاکستانی چاول کے برآمد کنندگان نے انٹرنیشنل فوڈ اے جی میں برآمدی معاہدے حاصل کر لیے۔ (ماخذ: ٹڈاپ آفیشل ایکس اکاؤنٹ پر دستیاب ہے: https://x.com/official_tdap/status/1824468283472457926)

[14] کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے جون 2024ء میں چینی کے برآمدی کوٹے کی اجازت دی تھی۔ بعد ازاں چینی کی برآمدات سے متعلق نگراں کمیٹی کی جانب سے چینی کے ذخیرے کی بابت اقتصادی رابطہ کمیٹی کو جمع کرائی جانے والی متواتر رپورٹس کی بنیاد پر اس برآمدی کوٹے میں میں اضافہ کیا گیا۔ اسٹیٹ بینک نے مجاز ڈیلرز کو وزارتِ صنعت و پیداوار کی دفتری یادداشت بتاریخ 26 جون 2024ء MOI&P O.M) F. No.1(6)/2022-23-CAO اور ای پی ڈی کے سرکلر لیٹرز بتاریخ یکم جولائی نمبر 4 برائے 2024ء کے ذریعے ڈیڑھ لاکھ میٹرک ٹن؛ بتاریخ 30 ستمبر 2024ء نمبر 8 برائے 2024ء کے ذریعے ایک لاکھ میٹرک ٹن؛ بتاریخ 18 اکتوبر 2024ء نمبر 13 برائے 2024ء کے ذریعے چالیس ہزار میٹرک ٹن چینی کی برآمد میں بھی سہولت دینے کی ہدایات جاری کی تھیں۔

[15] دوطرفہ انتظامات کے تحت، پاکستانی شوگر ملز ایسوسی ایشن نے تاجکستان کے لیے برآمدی سہولت فراہم کی۔

[16] پاکستان کو پچھلے سال سوڈان، ایتھوپیا اور میانمار کی رسدی رکاوٹوں کے باعث چین کی بلند طلب اور چین کی جانب سے 9 فیصد درآمدی ڈیوٹی ہٹائے جانے باعث فائدہ ہوا تھا۔

[17] یو ایس ڈی اے (2025ء) عالمی زرعی پیداوار، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا محکمہ زراعت سرکلر سیریز فروری، 2025ء۔

جدول 5.2: اشیا کی برآمدات

ملین ڈالر

	ش1م س24ء	ش1م س25ء	تبدیلی		حجم اور قیمتوں کے اثرات	
			مطلق	فیصد	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
برآمدات	**14,985.9**	**16,631.4**	**1,645.6**	**11.0**	-	-
ٹیکسٹائل	**8,283.2**	**9,084.6**	**801.3**	**9.7**	-	-
ملبوسات	3,871.8	4,610.0	738.2	19.1	309.7	428.5
گھریلو ٹیکسٹائل	1,877.2	2,110.2	233.0	12.4	223.9	9.1
سوتی دھاگہ	588.5	365.1	223.4-	38.0-	223.9-	0.5
خام کپاس	53.4	0.6	52.8-	98.8-	52.8-	0.0
نان ٹیکسٹائل	***6,701.3***	***7,546.9***	***844.2***	***12.6***	-	-
غذا	3,478.9	3,960.0	481.1	13.8	-	-
چاول	1,637.9	1,875.3	237.5	14.5	310.6	73.1-
باسمتی	367.5	433.8	66.4	18.1	112.7	46.3-
نان باسمتی	1,270.5	1,441.5	171.1	13.5	220.4	49.3-
روغنی بیج	364.1	303.9	60.2-	16.5-	61.0	121.3-
چینی	21.1	342.6	321.5	-	381.7	2..60-
پٹرولیم	114.2	271.7	157.5	137.9	-	-
پیٹرولیم مصنوعات	102.4	229.1	126.7	123.8	-	-
دیگر اشیا ساز	2,001.7	2,159.2	157.8	7.9	-	-
ادویہ	154.8	236.5	81.8	52.8	60.1	21.6
پلاسٹک	178.9	263.0	84.1	47.0	43.1	41.0
سیمنٹ	135.9	167.5	31.5	23.2	46.0	14.4-

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

میں وسیع امکانات بروئے کار لانے کی سفارشات پر **باکس 5.1** میں بحث کی گئی ہے۔

دیگر غیر غذائی برآمدات

حالیہ برسوں میں توانائی کے اجزا میں موافق تبدیلی کی وجہ سے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران فرنس آئل کی برآمدات میں اضافہ ہوا (**شکل 5.12**)۔ مہنگے فرنس آئل سے چلنے والے بجلی گھروں کی بتدریج کوئلے پر منتقلی اور دیگر سستے ذرائع پر انحصار ملک میں فرنس آئل کے فاضل ذخائر پر منتج ہوا۔

سیمنٹ کی برآمدات کا رجحان برقرار ہے

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی برآمدات میں بیشتر اضافہ افغانستان کے لیے ترسیل کے باعث ہوا۔ کوئلے کی عالمی قیمتوں میں کمی

شکل 5.9: بین الاقوامی منڈی میں چاول کی قیمتیں

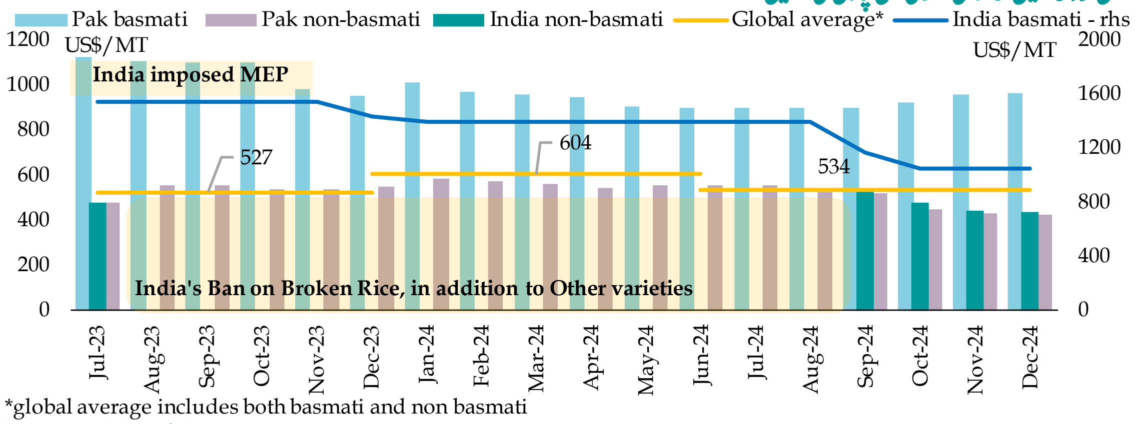

*global average includes both basmati and non basmati

Sources: FAO and WB

کے باعث برآمدی عملداری میں بھی بہتری آئی ہے۔[18] مزید برآں، اس صنعت نے گبون اور یمن جیسے ممالک کو کلنکر برآمد کرکے نئی منڈیاں بھی تلاش کیں۔

دیگر اشیا سازوں کی برآمدات میں اضافہ ہوا

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران ادویہ کی برآمدات 52.8 فیصد بڑھ کر 237 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، اس کی نسبت گذشتہ سال 12 فیصد کی کمی درج کی گئی تھی۔ یہ نمو حجم اور قیمتوں دونوں کے اثرات کے باعث ہوئی تھی۔ اوّل الذکر Engage Africa Policy کے تحت مارکیٹ تک رسائی میں توسیع، بالخصوص کانگو، گیانا، جبوتی، کینیا اور سوڈان

[19] میں، کے باعث ہوا تھا، جبکہ مؤخر الذکر خام مال کی بہتر دستیابی کی عکاس ہے۔[20] قائم شدہ منڈیوں - افغانستان، کیمرون، تھائی لینڈ، فلپائن ازبکستان اور ترکمانستان - کو بھی زیر جائزہ مدت کے دوران برآمدات میں اضافہ ہوا۔[21]

اسی طرح پلاسٹک کے مواد کی برآمدات میں اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ چین، بنگلہ دیش، کینیا، اُردن اور موزمبیق میں پولی پروپلین کی زیادہ طلب ہے۔[22] ہلکے وزن اور پائیدار پیکیجنگ کی عالمی طلب میں اضافے کی وجہ سے قابل توسیع اور عمومی مقصد والے پولی اسٹرین پلاسٹک نے برآمدات میں نمایاں اضافہ دیکھا۔

---

[18] عالمی بینک کے مطابق، کوئلے کی عالمی قیمتیں جون میں 146 ڈالر فی میٹرک ٹن سے کم ہو کر دسمبر 2024ء میں 121 ڈالر فی میٹرک ٹن ہو گئیں۔

[19] یہ ممالک برآمدات کا ایک اچھا موقع فراہم کرتے ہیں کیونکہ ان کی ضوابطی شرائط نسبتاً کم سخت ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پاکستان کی برآمدی مصنوعات کم معیار کی ہیں جو اس کی اعلیٰ منڈیوں تک رسائی کی صلاحیت کو محدود کرتی ہے۔

[20] ادویہ میں استعمال ہونے والا 90 فیصد سے زیادہ خام مال درآمد کیا جاتا ہے۔ ماخذ: آئی کیپ (2024ء)۔ فارماسیوٹیکل انڈسٹری۔

[21] Xevant , Quartz , IDP Analytics سے لی گئی کلیدی معلومات۔

[22] پولی پروپلین کی طلب اس کے متنوع ایپلی کیشنز جیسے پیکیجنگ، آٹوموٹو اور تعمیرات کے باعث ہے۔

جدول 5.3: برآمدی ملبوسات کی اکائی قیمتیں (شش1م س25ء)

امریکہ کو برآمدات	تبدیلی	اکائی مالیت (ڈالر/ ایم2)
دنیا	1.7-	3.2
سری لنکا	1.4-	4.5
تھائی لینڈ	6.4-	3.4
فلپائن	10.0-	4.0
کمبوڈیا	1.8-	3.4
انڈیا	4.0-	3.3
ویتنام	0.2	3.9
بنگلہ دیش	2.1-	3.3
پاکستان	3.9	3.0
یورپی یونین-27 کو برآمدات	**تبدیلی**	**اکائی مالیت (یورو / کے جی)**
فلپائن	10.2-	30.6
تھائی لینڈ	9.3	37.3
ویتنام	3.6-	26.5
انڈیا	5.0-	19.3
بنگلہ دیش	0.6-	14.6
پاکستان	0.9-	12.1

ماخذ: اوٹیزا اور یورواسٹیٹ کے اعداد و شمار پر مبنی اسٹیٹ بینک اسٹاف کا تخمینہ

درآمدات

درآمدات (پی بی ایس کے اعداد و شمار کے مطابق) میں گذشتہ سال 16.2 فیصد کے سکڑاؤ کی نسبت مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.4 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ نمو وسیع البنیاد تھی کیونکہ غذا کے علاوہ تمام بڑے گروپوں کی درآمدات مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں بڑھی ہیں (**شکل 5.13**)۔ اگرچہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اعتدال آیا، تاہم درآمدی حجم، خاص طور پر خام مال کا، ملکی معاشی سرگرمیوں میں کچھ اضافے کے باعث بڑھ گیا (**جدول 5.5**)۔

شکل 5.10: چینی کی برآمدات

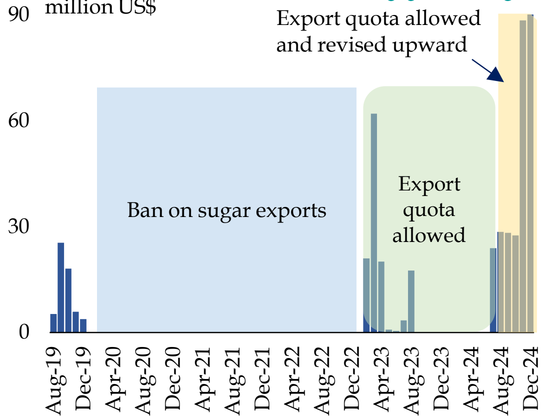

Sources: PBS and ECC

جدول 5.4: خطے میں برآمدی ملبوسات کا موازنہ

	انسانی ساختہ ریشہ حجم میں	انسانی ساختہ ریشہ مالیت میں (فیصد)	مجموعی اکائی	لڑکیوں اور خواتین کے لیے اکائی قیمت
امریکہ				
دنیا	56.0	44.7	3.2	4.7
سری لنکا	51.7	52.0	4.3	7.2
تھائی لینڈ	38.8	57.4	3.3	5.8
فلپائن	39.2	57.1	3.9	7.5
کمبوڈیا	51.7	38.0	3.4	5.0
انڈیا	22.8	17.9	3.4	6.1
ویتنام	60.7	56.5	3.7	4.9
بنگلہ دیش	29.3	25.0	3.2	4.2
پاکستان	9.7	20.6	3.0	5.3

ماخذ: اوٹیزا کے اعداد و شمار پر مبنی اسٹیٹ بینک اسٹاف کا تخمینہ

توانائی کی درآمدات میں تھوڑا سا اضافہ ہوا

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں، خام تیل، مائع قدرتی گیس (ایل این جی) اور مائع پیٹرولیم گیس (ایل پی جی) کی درآمد میں اضافہ ہوا، جبکہ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں معمولی کمی درج کی گئی۔ ایل پی جی کی درآمدات میں اضافہ ملکی اور تجارتی استعمال کے لیے متبادل ایندھن کے طور پر اس کی بڑھتی ہوئی طلب کو ظاہر کرتا ہے، خاص طور پر جب کہ ملک میں قدرتی گیس کی پیداوار مسلسل کمی کا شکار ہو رہی ہے۔ حالیہ

شکل 5.11 الف: مچھلی کی برآمدات: مالیت اور حصہ

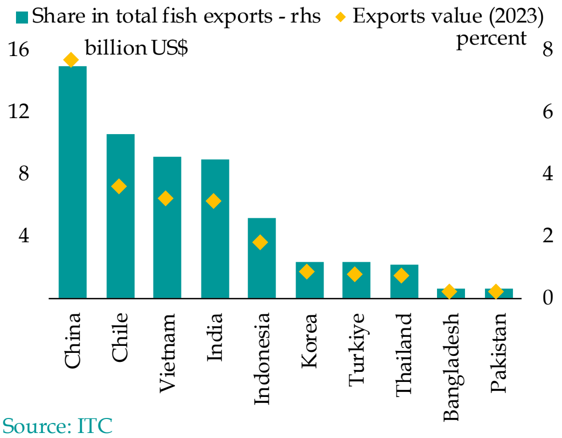

Source: ITC

شکل 5.11 ب: مچھلی کی برآمدات: تجارتی اظہاریے

The higher the export market concentration, the higher the value

دنوں میں طلب میں یہ اضافہ ایل پی جی ڈھانچے میں استعداد کاری کے لیے خاطر خواہ سرمایہ کاری کو راغب کرنے کا سبب بنا۔[23]

غذائی درآمدات میں کمی آئی

اس کمی کی بنیادی وجہ گندم اور دیگر غذائی اشیا کی کم درآمدات ہیں۔[24] تاہم سویابین کے بیجوں کی درآمد میں حجم کے اثرات کی وجہ سے اضافہ ہوا۔[25] اکتوبر 2024ء میں جینیاتی تبدیلی کے حامل سویابین کے بیجوں کی درآمدات کی حکومتی اجازت کے بعد یہ امر بالخصوص مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے آخری دو ماہ میں غالب رہا۔

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں پام آئل کی درآمدات میں بھی اضافہ ہوا، جس کی وجہ بلند حجم اور قیمتیں دونوں ہیں۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا میں کم پیداوار کی وجہ سے پام آئل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوا، جبکہ ادویہ سازی، صابن، کوکنگ آئل اور کنفیکشنری آئٹمز جیسی صنعتوں سے ملکی طلب میں اضافہ ہوا، جس نے حجم پر مبنی اضافے میں اپنا حصہ ڈالا (باب 2)۔

شکل 5.12: بجلی کی پیداوار کے لیے توانائی اجزا

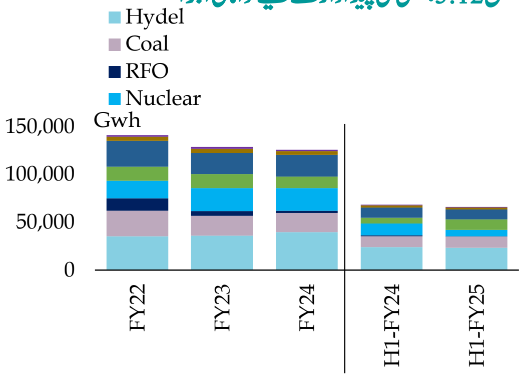

RFO: Refined furnace oil, RLNG: Regasified liquefied natural gas

Source: NEPRA

[23] ایل پی جی کے انفراسٹرکچر میں 6.6 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی گئی۔ ماخذ: پیکرا (2024ء)۔

[24] دیگر تمام اشیائے خوردونوش مجموعی خوراک کی درآمدات کا تقریباً 26.8 فیصد بنتی ہیں۔

[25] بین الاقوامی منڈیوں میں سویابین کے بیجوں کی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی جس کی بنیادی وجہ جنوبی امریکہ بالخصوص ارجنٹائن میں زیادہ پیداوار ہے۔

جدول 5.5: اشیا کی درآمدات

ملین ڈالر

	ش ش1 م س24ء	ش ش1 م س25ء	تبدیلی		حجم اور قیمتوں کا اثر	
			مطلق	فیصد	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
درآمدات	**26,137.4**	**27,806.2**	**1668.8**	**6.4**		
غذا	**3,957.2**	**3,780.2**	**1,77.0-**	**4.5-**	**-**	**-**
گندم	397.1	0	397.1-	100-	397.1-	0
چائے	336.4	314	22.4-	6.7-	38.8-	16.4
سویابین کا تیل	91.1	124.9	33.7	37	45.7	11.9-
پام آئل	1,388.1	1,539.7	151.5	10.9	90	61.6
خشک میوہ جات	38.4	86.3	47.9	124.8	31.9	16.1
توانائی	**8,005.8**	**8,085.9**	**80.1**	**1**		
پیٹرولیم مصنوعات	3,193.8	2,970.3	223.6-	7-	267.8-	491.3-
خام	2,611.2	2,690.4	79.2	3	421.7	342.6-
ایل این جی	1,853.0	1,889.1	36.1	2	-	-
ایل پی جی	347.7	535.9	188.3	54.2	-	-
مشینری	**3604.1**	**4170.1**	**566.0**	**15.7**	-	-
برقی	1136.2	1491.5	355.3	31.3	-	-
ٹیکسٹائل	68.8	105.9	37.1	53.9	-	-
بجلی سازی	209.6	332.2	122.6	58.5	-	-
ٹیکسٹائل	**1301.9**	**1,914.5**	**612.6**	**47.1**	**-**	-
خام کپاس	191.7	488.6	297	154.9	374.6	77.6-
دیگر ٹیکسٹائل اشیا	347.7	596.7	249	71.6		
زرعی کیمیکل	**4,240.5**	**4,487.6**	**247.1**	5.83		
تیار کھاد	314.9	440.3	125.4	39.83	66.4	59
دیگر	**460.5**	**491.6**	**31.2**	6.8		
ربڑ کے ٹائر	43.6	80.1	36.3	83.3	54.1	17.8-

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

شکل 5.13: درآمدی نمو میں حصہ

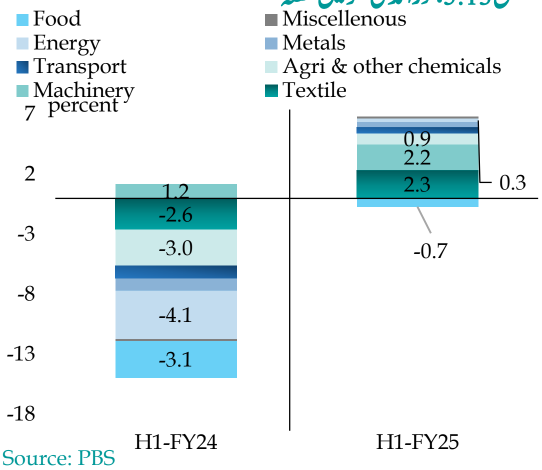

Source: PBS

ٹیکسٹائل کی درآمدات میں اضافہ ہوا ، جو کپاس کی پست ملکی پیداوار کی عکاسی کرتا ہے

خام کپاس کی درآمدات میں اضافہ ملکی کپاس کی پیداوار میں کمی اور ملبوسات کی برآمدات کی بحالی کا بلاواسطہ نتیجہ تھا۔ اس سبب سے سوت کی ملکی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا، جو سوت کی بلند درآمدات پر منتج ہوا (**شکل 5.14**)۔

مشینری کی درآمدات میں وسیع البنیاد اضافہ دیکھا گیا

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں مشینری کی درآمد میں 15.7 فیصد وسیع البنیاد اضافہ ہوا (**شکل 5.15**)۔ مشینری کی درآمدات میں بیشتر حصہ کچھ بڑی صنعتوں (خاص طور پر ٹیکسٹائل) میں ہونے والی سرگرمیوں؛ بڑھتی ہوئی بجلی کی بندش دور کرنے اور پست لاگت سے فائدہ اٹھانے کے لیے سولرائزیشن (سولر پینلز اور بیٹریوں کی درآمد میں اضافہ)؛ زرعی شعبے کو مشینی بنانے کی اسکیموں کا ہے۔[26]

شکل 5.14: ٹیکسٹائل درآمدات

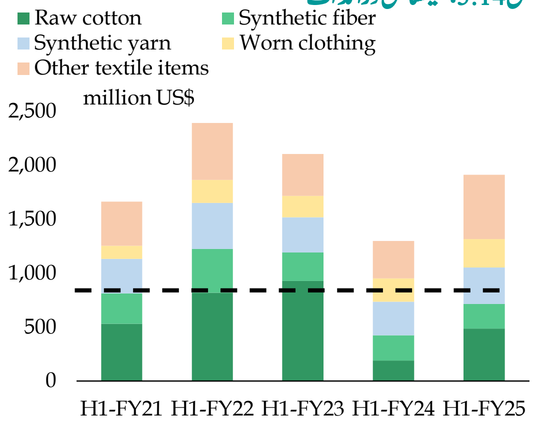

Source: PBS

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمد میں اضافہ ہوا

زرمبادلہ کی رکاوٹوں میں کمی اور برقی گاڑیوں کی مقامی پیداوار کا آغاز ہونے کے بعد ٹرانسپورٹ کے شعبے میں الگ الگ پرزوں کی شکل میں اور نیم ساختہ درآمدات میں تیزی آئی۔ زرِمبادلہ کی بہتر صورتِ حال نے مکمل ساختہ یونٹس کے ساتھ ساتھ بندرگاہوں پر باقی ماندہ کلیئرنس کے اضافے میں بھی سہولت فراہم کی۔ مزید برآں، ٹرانسپورٹ کے تقریباً تمام زمروں میں ملکی پیداوار اور فروخت میں اضافہ ہوا ہے، جس میں آٹو فنانسنگ نے مثبت کردار ادا کیا ہے۔[27]

خدمات کی تجارت

گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کی تجارت کے توازن میں 18.7 فیصد ابتری آئی۔ ایسا بڑی حد تک خدمات کی درآمدات میں اضافے کی وجہ ہوا، جس نے آئی سی ٹی خدمات کے نمایاں برآمدی فوائد کو زائل کر دیا تھا (**جدول 5.6**)۔ خدمات کی درآمدات میں اضافہ ٹرانسپورٹ، سفری و تجارتی اور دیگر کاروبار سے متعلق تکنیکی خدمات کے مرہونِ منت تھا۔

---

[26] ٹیوب ویلوں کے سولرائزیشن کے لیے بہتر کریڈٹ سہولت؛ لیزر لینڈ لیولرز؛ پانی کے انتظام کے لیے شمسی توانائی پر مبنی کولڈ اسٹوریج اور اعلیٰ کارکردگی کا آبپاشی کا نظام؛ اور 53 آلات کی تقسیم۔ ماخذ: ایف اے او

[27] مالی سال 24 کی پہلی ششماہی میں 42.5 ارب روپے کی خالص واپسی کے مقابلے میں آٹو فنانسنگ میں 5.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

شکل 5.15 : مشینری کی درآمدات

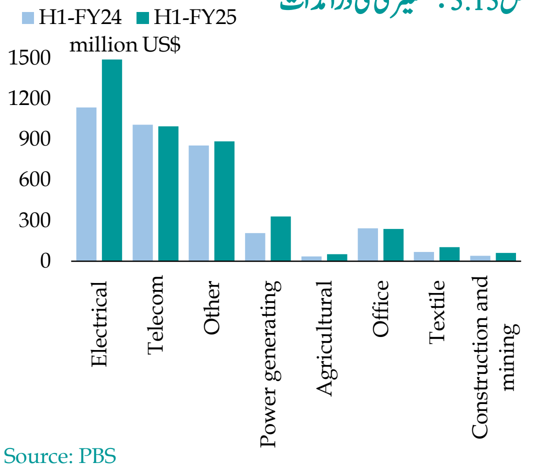

Source: PBS

ٹرانسپورٹ کی ادائیگیوں میں بیشتر اضافہ فضائی مسافروں کی ادائیگیوں میں اضافے کی وجہ سے ہوا، جو بین الاقوامی سفر (غیر ملکی طیاروں کے ذریعے) اور بلند فضائی کرایوں میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے (**شکل 5.16**)۔[28] اسی طرح، سفری ادائیگیاں بڑھنے کی بنیادی وجہ تعلیم اور مذہبی سفر میں اضافہ ہے، اس کی نشاندہی گذشتہ سال کی نسبت عمرہ زائرین کی زیادہ تعداد سے ہوتی ہے۔[29]

دوسری طرف، آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں اضافے کی رفتار برقرار رہی، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 28 فیصد بڑھ گئیں (**شکل 5.17**)۔ اسٹیٹ بینک اور حکومت کے پالیسی اقدامات سے نمو کو تقویت ملی۔ ان میں آئی ٹی فرموں کے لیے ایکویٹی سرمایہ کاری کا نیا زمرہ متعارف کرانا اور آئی ٹی کمپنیوں کو دائرہ اختیار کی حدود کے بغیر متعدد غیر ملکی اداروں میں سرمایہ کاری کرنے کی اجازت دینا شامل ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے ایکسپورٹر اسپیشلائزڈ فارن کرنسی اکاؤنٹس

شکل 5.16: عالمی محاصل مسافر تا کلومیٹر (آر پی کے)*

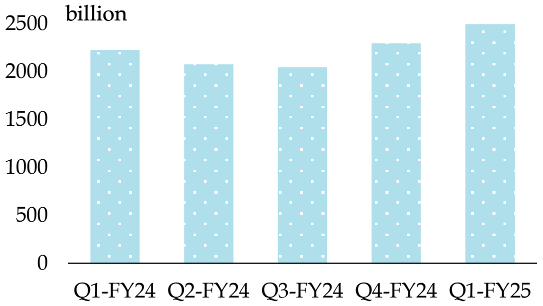

*RPKs is a measure of the volume of passengers carried by an airline; it is used as measure of travel demand. RPK = number of revenue passengers X distance traveled

Source: IATA

(ESFCA) میں رقم برقرار رکھنے کی حد کو 35 سے بڑھا کر 50 فیصد کر دیا، جس سے برآمد کنندگان فرموں کو بیرون ملک اپنے آپریشنز میں مزید کمائی کے لیے دوبارہ سرمایہ کاری کرنے میں مدد ملے گی۔ دریں اثنا، مستحکم شرح مبادلہ نے آئی ٹی برآمد کنندگان کو اپنی آمدنی کا بڑا حصہ پاکستان واپس بھیجنے کی ترغیب دلائی۔

اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی آئی ٹی فرموں کی بین الاقوامی پلیٹ فارمز میں فعال ہونے کے سبب آئی سی ٹی کی برآمدات میں مزید اضافہ ہوا۔ ان میں دبئی میلے میں GITEX گلوبل کی طرف سے پاکستان کو سال 2024ء کی 'ٹیک ڈسٹینیشن آف دی ایئر' کے طور پر تسلیم کیا جانا، لندن ٹیک ویک اور اسٹینفورڈ یونیورسٹی میں پاک-یو ایس ٹیک انویسٹمنٹ کانفرنس میں شرکت شامل ہے، جس میں اختراعی صلاحیتوں کا مظاہرہ اور

[28] 2024ء میں یکطرفہ کرایہ کی اوسط قیمت میں 2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال تقریباً 8 فیصد کمی آئی۔

[29] جنرل اتھارٹی برائے شماریات، سعودی عرب بمطابق 6 فروری 2025ء یہاں دستیاب ہے:- www.stats.gov.sa/en/statistics-tabs/categories/124334?tab=436312&category=124334/

جدول5.6: خدمات کی تجارت

ملین ڈالر

	م س23ء	م س24ء	ششماہی 1		تبدیلی	
			م س24ء	م س25ء	مطلق	فیصد
خدمات کا توازن	**1,043.2-**	**3,111.6-**	**1,538.0-**	**1,500.3-**	**37.7**	
برآمدات	**7,595.4**	**7,687.3**	**3,680.9**	**4,085.4**	**404.5**	**11.0**
ٹرانسپورٹ: جس میں	926.6	767.4	373.7	460.2	86.5	23.1
سمندری باربرداری	143.8	61.6	26.6	54.4	27.8	104.3
ہوائی مسافر	415.1	445.2	211.5	200.9	10.6-	5.0-
سفر: جس میں	971.5	758.1	365.0	358.5	6.5-	1.8-
تعلیمی برآمدات	11.6	21.3	11.4	9.6	1.8-	16.2-
دیگر (ذاتی)	946.4	701.6	339.1	333.6	5.5-	1.6-
آئی سی ٹی خدمات: جن میں	2,596.8	3,223.2	1,455.6	1,865.0	409.4	28.1
سافٹ ویئر کنسلٹنسی کی خدمات	760.2	870.6	405.6	549.9	144.3	35.6
کمپیوٹر کی دیگر خدمات	730.4	1,140.0	454.3	733.2	278.9	61.4
کمپیوٹر سافٹ ویئر	598.1	631.9	311.3	295.2	16.1-	5.2-
کال سینٹرز	229.8	263.7	120.0	155.1	35.1	29.3
ٹیلی مواصلاتی خدمات	264.4	299.2	158.6	112.9	45.7-	28.8-
درآمدات	**8,638.0**	**10,798.9**	**5,218.9**	**5,585.7**	**366.8**	**7.0**
ٹرانسپورٹ: جس میں	4,058.1	4,676.1	2,423.6	2,409.7	13.9-	0.6-
سمندری سامان	2,632.5	2,642.9	1,455.1	1,125.0	330.0-	22.7-
ہوائی مسافر	892.5	1,295.1	649.4	777.7	128.3	19.8
سفر: جس میں سے	1,877.1	2,266.9	1,021.0	1,154.0	132.0	12.9
تعلیمی برآمدات	359.3	519.6	292.9	344.7	51.8	17.7
دیگر (ذاتی)	1,501.0	1,069.8	607.5	793.0	79.6	13.1

نوٹ: اعداد و شمار بی پی ایم 6 (ای بی او پی ایس-2010ء) کی درجہ بندی کے مطابق ہے جو ایم ٹی آئی ٹی ایس-2010 کی درجہ بندی سے ہم آہنگ ہے۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک

شکل 5.17: آئی سی ٹی برآمدات

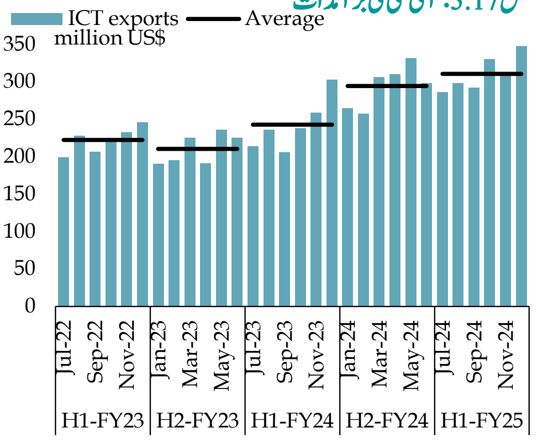

Source: SBP

عالمی سرمایہ کاروں کو راغب کیا گیا۔[30] مزید برآں، برونائی دارالسلام میں ایشیاپیسیفک آئی سی ٹی الائنس کی تقریب میں پاکستان نے 10 ایوارڈز اپنے نام کیے، اس کامیابی نے عالمی آئی ٹی ایکو سسٹم میں ملک کی بڑھتی ہوئی ساکھ کو اجاگر کیا۔[31]

شکل 5.18: ابتدائی آمدنی ادائیگیاں: اہم اجزا

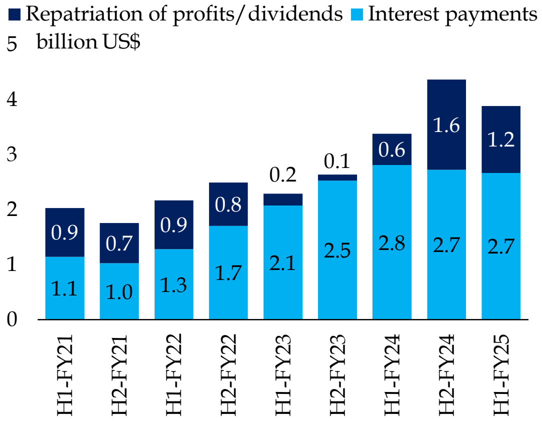

Source: SBP

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی کھاتے میں بہتری کے سبب منافع منقسمہ اور نفع کی واپسی کی رفتار میں اضافہ ہوا۔ رقوم کے اس انخلا میں غذائی شعبے کا سب سے بڑا حصہ رہا، اس کے بعد مالی کاروبار اور شعبہ بجلی کا نمبر آتا ہے۔

بنیادی آمدنی

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی آمدنی کھاتے کا خسارہ 446 ملین ڈالر بڑھ کر 4.5 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر منافع منقسمہ اور نفع کی بلند واپسی سے منسوب کیا جاتا ہے، کیونکہ سود کی ادائیگیوں میں معمولی کمی واقع ہوئی ہے (**شکل 5.18**)۔

گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں سودی ادائیگیوں میں 141 ملین ڈالر کی کمی آئی۔ اس امر کو عالمی شرح سود میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جو ستمبر 2024ء کے بعد سے محفوظ شبینہ مالکاری شرح (SOFR) کے رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے (**شکل 5.19**)۔[32]

[30] (2024ء) PSEB۔ پاکستان کو ٹیک ڈیٹینیشن آف دی ایئر کے طور پر نامزد کیا گیا، پاکستان سافٹ ویئر ایکسپورٹ بورڈ بمطابق 6 فروری 2025ء یہاں دستیاب ہے:
2025/uploads/wp-content/www.techdestination.com/ء01/Pakistan-Recognized-as-the-Tech-Destination-of-the-Year-1.pdf؛
https://techdestination.com/pak-us-tech-investment-conference/؛https://techdestination.com/wp-
2025/uploads/content/ء01/QUARTERLY-NEWSLETTER-4.pdf

[31] APICTA (2024ء)۔ APICTA ایوارڈز 2024ء وصول کنندگان کی فہرست، ایشیا پیسفک آئی سی ٹی الائنس ایوارڈز بمطابق 10 فروری 2025ء یہاں دستیاب ہے:- www.apicta.org/apicta-2024ء-brunei/

[32] محفوظ شبینہ مالکاری کی شرح (SOFR) ریپو مارکیٹ میں امریکی ٹریژری سیکورٹیز کی طرف سے جاری کردہ شبینہ قرض گیری کی لاگت کا ایک وسیع پیمانہ ہے۔

شکل 5.19: مالکاری کی شرح- محفوظ شبینہ مالکاری شرح

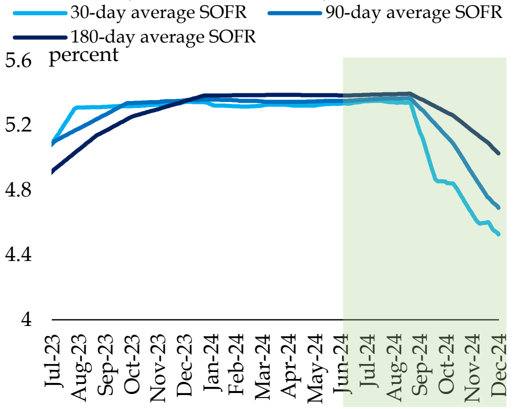

Source: Fed New York

ثانوی آمدنی

ثانوی آمدنی کے کھاتے میں، قریباً ساری کی ساری بہتری کارکنوں کی ترسیلاتِ زر کے باعث ہوئی، جو سال بسال بنیاد پر پچھلے 15 مہینوں سے لگاتار بڑھ رہی ہیں۔ مجموعی طور پر ترسیلاتِ زر میں گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 32.8 فیصد اضافہ ہوا **(شکل 5.20)**۔ اس نمو میں مختلف پالیسی اقدامات کے ساتھ ساتھ میزبان ممالک اور ملکی معیشتوں دونوں کے موزوں حالات نے اپنا کردار ادا کیا تھا۔ نتیجتاً، ترسیلاتِ زر کے تمام بڑے کوریڈوروز سے رقوم کی آمد میں وسیع البنیاد اضافہ ہوا۔

گذشتہ سال متعارف کرائے جانے والے پالیسی اقدامات کے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں، جس کے اثرات مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں مزید نمایاں ہو رہے ہیں۔[33] اس کے نتیجے میں کرب پریمیم کم ہوا، جس نے ترسیلاتِ زر کے لیے باضابطہ ذرائع کی ترغیب دلانے میں مدد کی۔ اسٹیٹ بینک نے ان اقدامات کو مزید پختہ کرنے کے لیے، اضافی ٹی ٹی چارجز متعارف کرائے تاکہ بینکوں اور ایکسچینج کمپنیوں کو سہولت مل سکے۔[34،35]

میزبان ممالک میں نئے انفراسٹرکچر منصوبوں کے باعث مضبوط اقتصادی سرگرمیاں پنپیں، جس سے خلیجی خطے میں مزدوروں کی طلب میں اضافہ ہوا۔[36] مثلاً، سعودی عرب کے بڑے تعمیراتی اور ٹرانسپورٹ منصوبوں نے تارکین وطن کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کیے ہیں۔ نتیجتاً، حالیہ برسوں میں پاکستان (نیز بنگلہ دیش اور سری لنکا) سے بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

مزید برآں، لیبر مارکیٹ کی بہتر حرکیات اور امریکہ، برطانیہ اور یورپی یونین جیسی ترقی یافتہ معیشتوں میں گرتی ہوئی مہنگائی نے ان خطوں سے ترسیلاتِ زر کو بڑھایا ہے۔[37] دریں اثنا، ان ممالک سے ترسیلاتِ زر بھیجنے کی لاگت میں نمایاں کمی واقع ہوئی، جس سے رقوم کے بہاؤ کو مزید

[33] ان اقدامات میں شامل ہیں: اوّل) بینکوں کے ذیلی ایجنٹ کے طور پر ایکسچینج کمپنیوں کی طرف سے اندرونِ ملک ترسیلات زر کی تقسیم؛ دوم) زمرہ 'ب' کی ایکسچینج کمپنیوں کی بندش؛ اور، سوم) زرمبادلہ کی غیر قانونی تجارت کے خلاف کریک ڈاؤن۔

[34] اب 100 یا اس سے زائد امریکی ڈالر کے لین دین (transaction) پر بینکوں کو طے شدہ 20 سعودی ریال واپس ملتے ہیں۔ مزید برآں، اگر بینک نے ترسیلات میں نمو گذشتہ سال کی نسبت زیادہ سے زیادہ 10 فیصد یا 100 ملین ڈالر کی ہو تو ہر اضافی لین دین پر 8 سعودی ریال کا متغیرہ حصہ بھی دیا جاتا ہے۔ ترسیلات میں ان حدوں سے بھی زیادہ نمو ہو تو ہر اضافی لین دین پر 7 سعودی ریال دیے جاتے ہیں۔ (ماخذ: EPD سرکلر لیٹر نمبر 09 آف 2024)۔

[35] ایکسچینج کمپنیوں کے معاملے میں، ایک ڈالر کے مقابلے میں 2 روپے کی مقررہ شرح اور گذشتہ سال کے مقابلے میں 5 فیصد یا 25 ملین امریکی ڈالر تک اضافے کے لیے 3 روپے فی ڈالر کی متغیرہ شرح، اور ان حدوں سے تجاوز کرنے پر 4 روپے فی ڈالر۔ (ماخذ: ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 10 برائے 2024ء)۔

[36] عالمی بینک (2025ء)۔ عالمی اقتصادی امکانات، عالمی بینک، واشنگٹن ڈی سی۔

[37] یو ایس ڈی ایل (2025ء)۔ روزگار کی صورتحال - فروری 2025ء، یو ایس ڈپارٹمنٹ آف لیبر بمطابق 10 مارچ 2025ء، اس لنک پر دستیاب ہے:
http://www.bls.gov/news.release/pdf/empsit.pdf

شکل 5.20: کارکنوں کی ترسیلاتِ زر

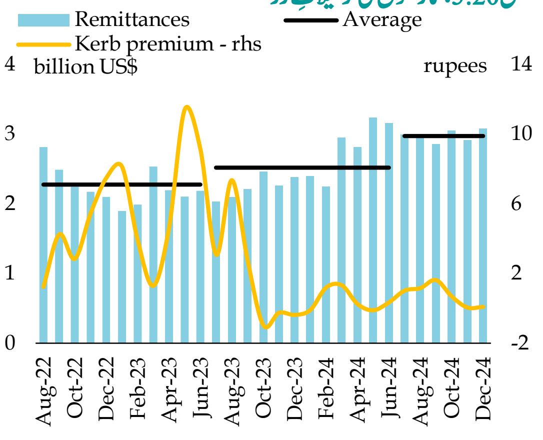

Source: SBP

تقویت ملی (**شکل 5.21**)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ترسیلاتِ زر میں ایسا ہی رجحان ہم سر ممالک میں بھی دیکھا گیا۔ (**شکل 5.22**)۔

5.4 مالی کھاتہ

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی اکاؤنٹ میں 0.7 ارب ڈالر کی پست خالص آمد درج کی گئی، اس کی نسبت گذشتہ سال کی اسی مدت میں 4.9 ارب ڈالر کی خالص آمد درج ہوئی تھی۔ اس کی بڑی وجہ سرکاری قرضوں کی وعدوں سے کم فراہمی اور بیرونی قرضوں کی بلند قسطیں تھی۔ متبادل طور پر، نجی رقوم کی آمد میں اضافہ دیکھا گیا۔ معمولی بہتری سے قطع نظر، کئی ایسے عوامل ہیں جو نجی رقوم کی آمد کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں (**باکس 5.2**)۔

پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) میں اضافہ ہوا۔ اگرچہ پچھلے سال کی نسبت سے بہتری آئی ہے، تاہم شعبہ وار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اضافہ بجلی (پن بجلی اور کوئلہ)، مالی کاروبار (بینکس بشمول مائیکرو فنانس اور سرمایہ کاری بینکس)، اور تیل اور گیس کی تلاش (**شکل 5.23**) پر مرتکز ہے۔

شکل 5.21: ترسیلات بھیجنے کی لاگت* سہ 1 م س 25ء

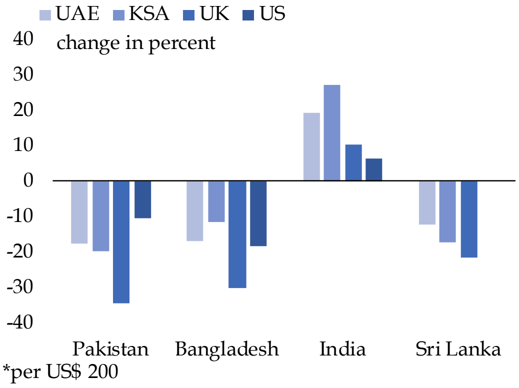

*per US$ 200

Source: WB

شعبہ بجلی میں سرمایہ کاری کا بڑا حصہ چین سے آیا کیونکہ توانائی کی پیداوار میں بہتری کے نتیجے میں کوئلے اور ہائیڈل پر مبنی بجلی کے منصوبوں پر کام تیزی سے ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بجلی کے ترسیلی اور تقسیم کاری کے زمرے میں بھی رقوم آئیں۔ اس کے بعد مشرق وسطی، برطانیہ اور امریکہ سے مختلف مالی اداروں میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کا نمبر آتا ہے۔

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل اور گیس کی تلاش میں بیشتر سرمایہ کاری ہانگ کانگ سے آئی، جس کے پاس ایک بلند نمو کی حامل اپ

شکل 5.22: ہمسر ممالک میں ترسیلات کی آمد

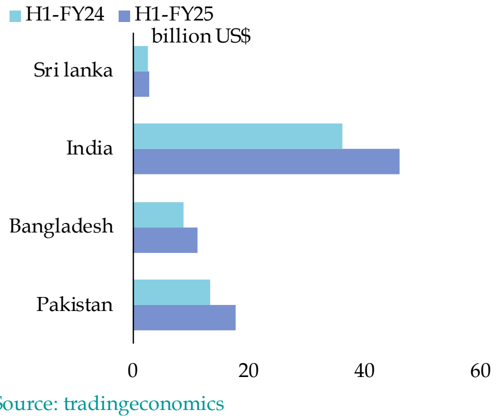

Source: tradingeconomics

شکل 5.23: پہلی ششماہی میں خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری

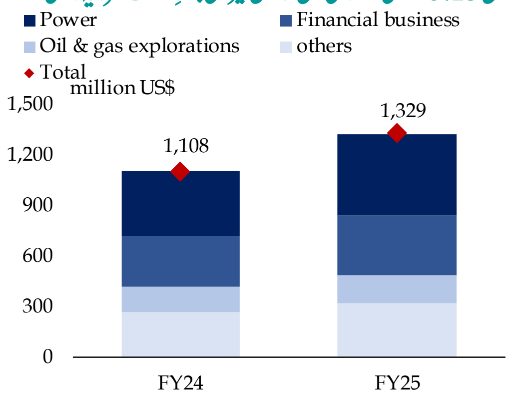

Source: SBP

اسٹریم توانائی کمپنی کی ملکیت ہے۔ ملک میں تیل کی تلاش اور ریفائنری کمپنیوں میں رقوم کی تھوڑی بہت آمد ہنگری، مالٹا، لبنان اور برطانیہ سے بھی دیکھی گئی۔

حسبِ معمول بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کو راغب کرنے والے شعبوں کے ساتھ ساتھ، چین نے پاکستان میں بجلی کے کثیر ملکی آلات اور صارفین کے استعمال کی برقی مصنوعات کی کمپنی میں بھی نئی سرمایہ کاری کی۔ سندھ میں اشیاسازی کی فیسلٹی بنانے کے لیے متحدہ عرب امارات نے ربڑ اور ٹائر کمپنی میں سرمایہ کاری بھی کی تھی۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری سے 70 ملین ڈالر کی رقم کا انخلا ہوا، اس کی نسبت پچھلے سال کی اسی مدت میں رقوم کی آمد ہوئی تھی۔ تاہم، اس کے اہم اجزا میں ایک متضاد رجحان تھا (**شکل 5.24**)۔

شکل 5.24: بیرونی جزدانی سرمایہ کاری اور ایکویٹی منڈی کی کارکردگی

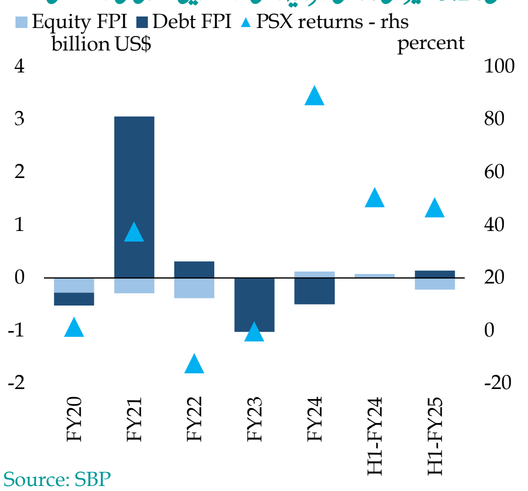

Source: SBP

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایکویٹی مارکیٹ سے رقوم کا خالص انخلا درج ہوا، اس کی نسبت پچھلے سال کی اسی مدت میں رقوم کی آمد ہوئی تھی۔ نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) کے مطابق، غیر ملکی سرمایہ کاروں نے کھاد، تیل اور گیس کی تلاش، غذا، تیل کی تشہیری کمپنیوں، بجلی، بینکوں اور سیمنٹ کے شعبوں میں 186.8 ملین ڈالر کے حصص فروخت کیے۔ یہ امر مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 47 فیصد کی ایکویٹی مارکیٹ کے امید افزا نفع کے باوجود تھا۔[38] 100-انڈیکس نشانیہ متعدد عوامل کی وجہ سے نئی بلندی تک پہنچ گیا، جن میں: آئی ایم ایف کے قرض میں توسیع کی سہولت کے ایک نئے پروگرام پر دستخط کرنا؛ فچ کی طرف سے درجہ بندی کو +CCC میں بہتر کرنا؛ ایم ایس سی آئی میں نئے اسکرپس کے اضافے کے ساتھ وزن میں 5 فیصد اضافہ؛[39] مجموعی معاشی منظرنامے میں بہتری؛ اور عالمی زری نرمی کو برقرار رکھنا شامل ہیں۔ بیرونی سرمایہ کار خالص فروخت کنندہ تھے کیونکہ انہوں نے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹاک مارکیٹ میں بلند نفع کے پیشِ نظر منافع کمایا۔

[38] KSE-100 انڈیکس جون کے آخر میں 78,445 پوائنٹس تھا جو اختتامِ دسمبر 2024ء تک بڑھ کر 115,126 ہو گیا۔

[39] ایف ایم انڈیکس میں کمپنیوں کی کُل تعداد 20 سے بڑھ کر 21 ہو گئی جبکہ اسمال کیپ انڈیکس میں یہ 56 سے بڑھ کر 67 ہو گئی۔

شکل 5.25: روشن ڈجیٹل اکاؤنٹ کے واجبات کی صورت حال

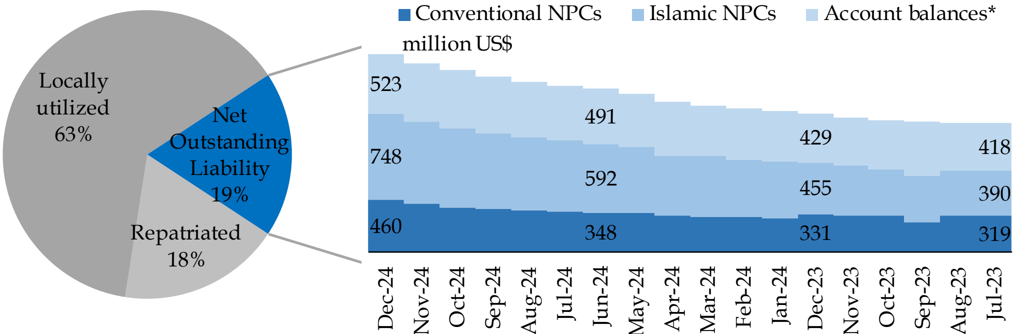

*including Roshan equity investments and other liabilities (outstanding position in government securities like T-bills, Sukuk, real estate, mutual funds, etc. but exclude NPCs)

Source: SBP

اس کے برعکس، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرضوں کی منڈی میں خالص رقوم کی آمد ہوئی۔ بیشتر سرمایہ کاری روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس کے ذریعے مختصر مدت کے سرکاری تمسکات (ایم ٹی بیز) اور نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں ہوئی تھی۔ روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس میں رقوم کی مسلسل آمد میں اضافے کی وجوہ یہ ہیں، نسبتاً زیادہ منافع، ٹیکس کے فوائد، نفع کی بلارکاوٹ واپسی، اور شریعت سے ہم آہنگ ہونے کا اختیار۔ اس کے ساتھ ساتھ، محفوظ اور منافع بخش سرمایہ کاری کے لیے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے مطالبے کے ہمراہ کامیاب عالمی تشہیر اور آگاہی کی مہمات نے بھی روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا۔

آخر دسمبر 2024ء تک، روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس کے قابلِ واپسی واجبات 1,731 ملین ڈالر تک پہنچ گئے، جو ملکی معیشت میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی دلچسپی کا عکاس ہے۔ یہ رقم روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس کے مجموعی حجم کا تقریباً 19 فیصد بنتی ہے، جنہیں واپس بھیجا، استعمال یا پاکستان میں لگایا جاسکتا ہے۔ روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس کی کُل رقم میں سے تقریباً 63 فیصد مقامی معیشت میں استعمال ہوچکی ہے، اور اب یہ کوئی واجبات نہیں ہیں، جبکہ بقیہ 18 فیصد کو پہلے ہی واپس بھیجا جاچکا ہے (**شکل 5.25**)۔

زرمبادلہ قرضے اور واجبات

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران تقریباً 0.9 ارب ڈالر کے سرکاری بیرونی قرضوں کی خالص واپسی کی گئی، اس کی نسبت پچھلے سال کی اسی مدت میں 3.4 ارب ڈالر کے قرضوں اور واجبات کی خالص ادائیگی کی گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بیرونی قرضوں کی قسطوں میں اضافہ ہوا، جبکہ کثیر فریقی اور دوطرفہ ذرائع سے رقوم کی فراہمی گذشتہ سال کی نسبت کم رہے (**شکل 5.26**)۔

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران (تقریباً 50 فیصد) رقوم کی فراہمی ہوئی، جو کثیر فریقی قرض دہندہ اداروں کے قرضہ پروگراموں پر مشتمل تھی۔ بالخصوص، قدرتی خطرات اور موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات سے پیدا ہونے والی آفات سے نمٹنے کے لیے پاکستان کو مضبوط بنانے کے لیے، ایشیائی ترقیاتی بینک نے 'کلائمیٹ اینڈ ڈیزاسٹر ریزیلینس انہانسمنٹ پروگرام' کے تحت 500 ملین ڈالر فراہم کیے۔

شکل 5.27:اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ کے ذخائر

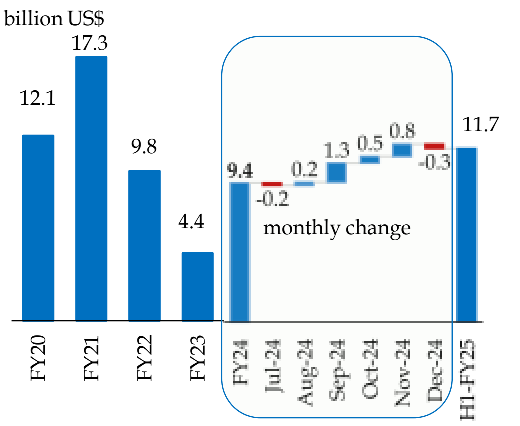

Source: SBP

سندھ کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مکانات کی تعمیر نو اور بحالی کے منصوبوں کے لیے ایشیائی ترقیاتی بینک، بین الاقوامی ترقیاتی ایسوسی ایشن (آئی ڈی اے) اور اسلامی ترقیاتی بینک نے مشترکہ طور پر تقریباً 226 ملین ڈالر فراہم کیے۔ انٹرنیشنل اسلامک ٹریڈ فنانس کارپوریشن نے پی ایس او، پارکو، اور پی ایل ایل کو خام تیل، ریفائنڈ پٹرولیم مصنوعات، اور ایل این جی کی درآمد کے لیے 240 ملین ڈالر بھی فراہم کیے۔

ایشیائی ترقیاتی بینک، اے آئی آئی بی اور آئی بی آر ڈی سے شعبہ بجلی میں تقریباً 125 ملین ڈالر کی آمد ہوئی ہے تاکہ بجلی کو گرڈ تک پہنچانے، اس کی ترسیل اور تقسیم کے پروگراموں کو بہتر بنایا جاسکے۔ صحت عامّہ کے شعبے میں اسلامی ترقیاتی بینک اور فرانس نے پولیو کے خاتمے اور تدارک کے پروگراموں کے لیے 100 ملین ڈالر سے زیادہ کے فنڈز فراہم کیے ہیں۔ اسی طرح، بین الاقوامی ترقیاتی ایسوسی ایشن نے پنجاب میں خاندانی منصوبہ بندی کی موئثر معیاری خدمات کے لیے 'نیشنل ہیلتھ سپورٹ پروگرام' کے تحت 25 ملین ڈالر فراہم کیے۔

دیگر دوطرفہ قرضوں میں چین نے پاکستان کے پہلے ملٹی مشن سیٹلائٹ (PakSat-MM1) کے لیے تقریباً 100 ملین ڈالر فراہم کیے، جو اکتوبر 2024ء میں آپریشنل ہوا تھا۔ اس طاقتور سیٹلائٹ کا مقصد ملک کے دور دراز علاقوں میں انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کرکے پاکستان کو سماجی و اقتصادی ترقی سے ہمکنار کرنے میں بنیادی کردار ادا کرنا ہے۔ سب سے بڑھ کر، ملک کو اس عرصے کے دوران آئی ایم ایف سے فنڈ میں توسیع کی سہولت کے 37 ماہ کے پروگرام کے تحت 1.0 ارب ڈالر کی پہلی قسط موصول ہوئی۔

شکل 5.26: قرضوں کا منصوبہ اور تقسیم کے رجحانات

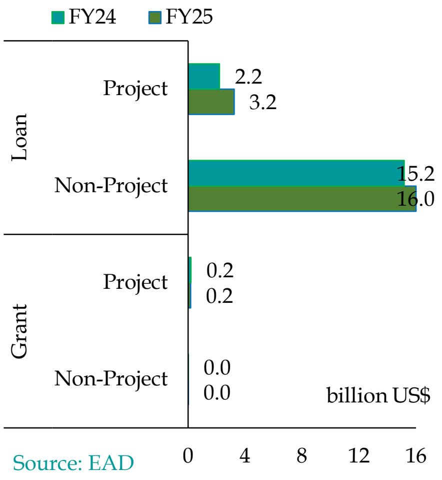

Source: EAD

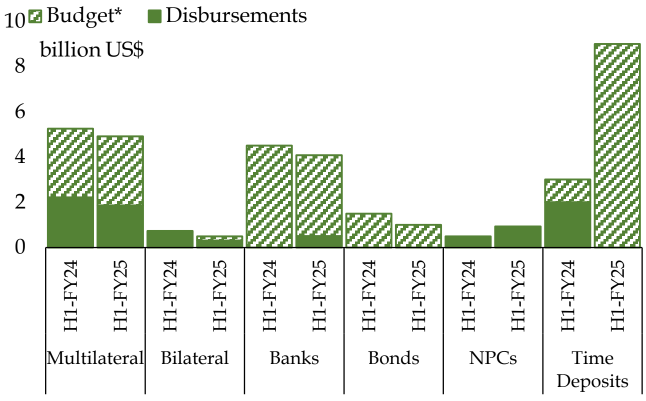

* Budget amount is for complete fiscal year.

شکل 5.28: شرح مبادلہ اور کرب پریمیم

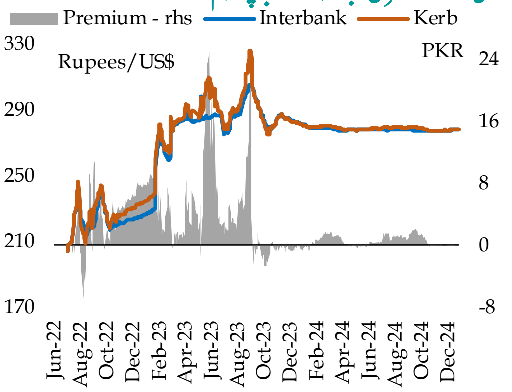

Source: SBP

5.5 زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر میں اضافے کی وجہ سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر مضبوط ہوتے رہے۔ خاص طور پر، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے موافق توازن نے اسٹیٹ بینک کو بین البینک مارکیٹ سے 5.0 ارب ڈالر خریدنے کا موقع فراہم کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس خریداری کا بنیادی مقصد بیرونی واجبات کی بے باقی کے ساتھ ساتھ ملک کے بیرونی بفرز کو مضبوط بنانا تھا۔ اس کے ہمراہ کثیر فریقی ذرائع بشمول آئی ایم ایف سے موصولہ رقوم نے بھی اسٹیٹ بینک کے ذخائر کو سہارا دیا۔

شکل 5.29: حقیقی مؤثر شرح مبادلہ اور نامیہ مؤثر شرح مبادلہ-منتخب معیشتیں

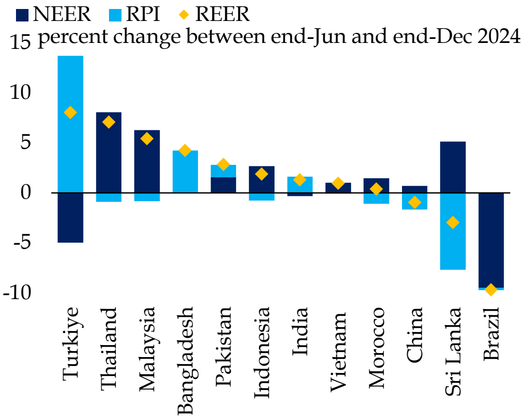

Source: Haver Analytics

آخر دسمبر 2024ء تک اسٹیٹ بینک کے ذخائر 11.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جو آخر جون 2024ء میں 9.4 ارب ڈالر تھے (**شکل 5.27**)۔ نتیجتاً، آخر جون 2024ء تک درآمدی کوریج کا تناسب 1.6 ماہ کی نسبت بڑھ کر 2.1 ماہ تک پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ، اسٹیٹ بینک نے فارورڈ/سواپ بک کے بقایاجات میں مزید 455 ملین ڈالر کی کمی کر دی، جس سے زرمبادلہ کے ذخائر کا معیار آخر جون 2024ء کی نسبت مزید بہتر ہو گیا۔

زرمبادلہ کی منڈی پر ان پیشرفتوں کے مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی تک بالعموم 278 روپے فی ڈالر کے آس پاس مستحکم رہی۔ کرب پریمیم بھی نہ ہونے کے برابر رہا۔ تاہم، مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران آئی ایم ایف پروگرام کی بورڈ سے منظوری میں تاخیر اور بیرونی مالکاری کے انتظامات میں کمی کی وجہ سے ایک مختصر مدت کے لیے غیر یقینی کی صورتِ حال تھی۔ اس عرصے میں کرب پریمیم میں کچھ اضافہ ہوا لیکن بالآخر پاکستان کے لیے آئی ایم ایف بورڈ کی جانب سے 25 ستمبر 2024ء کو 7 ارب ڈالر کی فنڈ میں توسیع کی سہولت کی منظوری کے بعد اس میں بہتری آئی (**شکل 5.28**)۔ پاکستان کا اشاریہ برائے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ آخر جون میں 100.0 سے بڑھ کر آخر دسمبر 2024ء تک 103.7 تک پہنچ گیا گیا۔ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں یہ اضافہ اس کے تجارتی شراکت داروں کی نسبت بلند ملکی مہنگائی کے باعث ہوا، جس کی عکاسی بلند نسبتی اشاریہ قیمت سے ہوتی ہے۔ اُن ممالک میں جہاں نسبتی اشاریہ قیمت بڑھی، وہاں نامیہ مؤثر شرح مبادلہ نے مسابقت برقرار رکھنے کے لیے اپنی قدر میں کمی کر دی۔ اس کے برعکس، بیرونی کھاتے میں بہتری کے باعث پاکستان کی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں معمولی اضافہ دیکھا گیا (**شکل 5.29**)۔

شکل 5.1.2: پاکستان کا برآمدی تنوّع

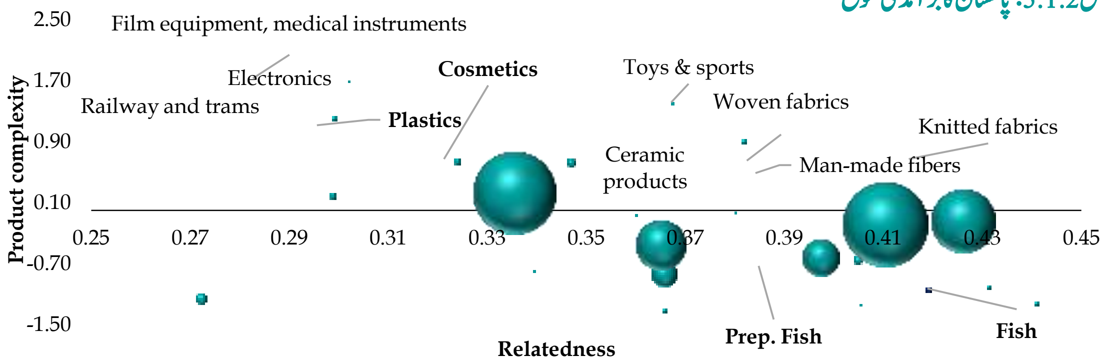

This shows the relationship between a product's technological complexity and its "relatedness" (a measure of how feasible it is to develop competitiveness in that product given Pakistan's current export basket) to other, higher complexity, potential products. The size of each scatter point indicates a product's relative trade value.

Source: Observatory Economic Complexity

باکس: 5.1 ماہی پروری سے ماہی گیری کے تجارتی امکانات سے استفادہ کرنا[40]*

پاکستان ایک ایسا سمندری ملک ہے جس کا خصوصی اقتصادی زون (EEZ) تقریباً 240,000 مربع کلومیٹر پر محیط ہے۔[41] اس وسیع خصوصی اقتصادی زون میں برآمدات بڑھانے کی بیش بہا صلاحیت، خاص طور پر اس کے جزوی استفادہ شدہ ماہی گیری کے شعبے میں، موجود ہے (**شکل** 5.1.1)۔ پاکستان کی متنوّع سرحد ماہی گیری کی برآمدات میں، اضافۂ قدر اور معاشی اشاریہ امکانات (complexity rank) کے ذریعے، مسابقت کے وسیع امکانات کی نشاندہی کرتی ہے (**شکل** 5.1.2)۔

ماہی گیری کی برآمدی صلاحیت سے پوری طرح استفادہ نہ کرنے کی بنیادی وجوہ میں تعمیلی خامیاں، روایتی پروسیسنگ اور غذا کو محفوظ رکھنے کے طریقے شامل ہیں۔[i] ماہی گیری کی جدید ویسلز (vessels) کی کمی بھی پیداواری صلاحیت کو محدود کر دیتی ہے کیونکہ کم مقدار میں مچھلی پکڑنے کی وجہ سے آپریشنل اخراجات میں اضافہ ہو جاتا ہے، یوں مچھلی کی فی کلو قیمت بڑھ جاتی ہے۔ اس کے سبب، پاکستان میں مچھلی کی برآمدی اکائی قیمتیں علاقائی ہم سروں کی نسبت بہت کم رہتی ہیں، جو پست قدر اضافی کا عکاس ہے۔ مزید برآں، سمندر میں زیادہ تر مچھلی خصوصی اقتصادی زون اوّل (ساحل سے 12 ناٹیکل میل تک) میں مرتکز ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اس محدود رقبے میں ضرورت سے زیادہ ماہی گیری ہوتی ہے اور جھینگے جیسی بلند قدر انواع میں کمی آجاتی ہے۔ ملک کے خصوصی اقتصادی زون دوم (35 تا 200 ناٹیکل میل تک) سے بھی کم استفادہ کیا جاتا ہے۔[42]

شکل 5.1.1: مچھلی کے برآمدی امکانات

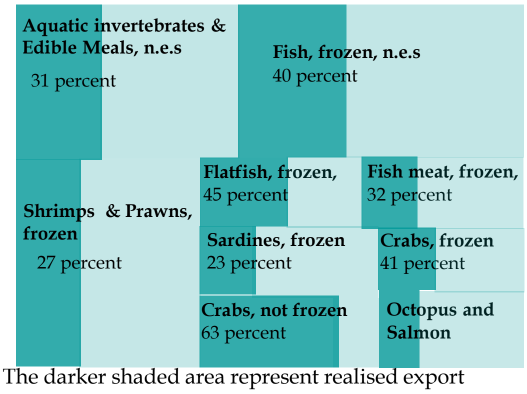

The darker shaded area represent realised export potential while the lighter shaded areas represent unrealised export potential in the specific product.

Source: ITC Trade Map

[40] ماہی پروری میں ہر قسم کے آبی ذخائر میں مچھلی، شیل فش، الجی اور دیگر جانداروں کی افزائش، پرورش اور پیداوار شامل ہے۔

[41] کسی ملک کی علاقائی حدود سے باہر (200 ناٹیکل میل) کے سمندری علاقے کے وسائل پر اس ملک کا حق ہوتا ہے۔

[42] FAO ویب سائٹ بمطابق 13 جنوری 2025ء۔ http://www.fao.org/4/Y4849E/y4849e0a.htm:

پاکستان کو، مذکورہ بالا چیلنجز اور اس کے کم استفادہ شدہ میری ٹائم زون کے ساتھ ساتھ، اپنی ماہی گیری کی پیداوار کے لیے ماہی پروری کو بھی ترجیح دینی چاہیے۔ ماہی پروری کی کُل عالمی پیداوار میں پاکستان کا حصہ 0.1 فیصد سے بھی کم ہے اور ملک میں ماہی پروری کے لیے دستیاب آبی وسائل میں سے صرف 1 فیصد کو بروئے کار لایا گیا ہے، حالانکہ ماہی پروری کی کُل عالمی پیداوار میں ایشیائی معیشتوں کا حصہ تقریباً 92 فیصد ہے (**جدول 5.1.1**)۔[ii] دیگر معیشتوں نے ماہی پروری کی مصنوعات میں وہاں تذویراتی سرمایہ کاری کی ہے جہاں انہیں مسابقتی فائدہ حاصل ہے۔ مثلاً، بھارت نے جھینگے کے پیداوار بڑھانے کے لیے سرمایہ کاری کی، جو اس کی ماہی گیری کی برآمدات میں سب سے بڑا حصہ دار ہے۔[43] اسی طرح، چلی نے سالمن مچھلی کی پیداوار میں مسابقتی برتری حاصل کی ہے۔[iii]

اسی طرح، بنگلہ دیش نے ماہی پروری کے ذریعے اپنی مچھلی کی پیداوار کو پاکستان سے تقریباً 16 گنا تک بڑھادیا ہے، باوجود اس کے کہ بنگلہ دیش اور پاکستان کے مابین مچھلی کی اقسام اور ارضیاتی خصوصیات میں مماثلت ہے اور اوّل الذکر میں فی الواقع پانی کے ذخائر کا رقبہ کم ہے (**جدول 5.1.1**)۔

فزیبلٹی اسٹڈیز سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستانی سرزمین پر نمکین پانی ماہی پروری، علی الخصوص ملک کے نمکین اور وافر کھارے آبی ذخائر، خاص طور پر جھینگے، ڈانگری مچھلی، کیکڑے اور تلپیا جیسی مہنگی انواع کی پیداوار کے لیے وسیع امکانات کا حامل ہے۔[iv]

اگرچہ پاکستان نے خشکی پر ماہی پروری کا محدود آغاز کیا ہے[44]، تاہم اس اقدام میں اندرونِ ملک ماہی پروری کی جامع حکمت عملی کا فقدان ہے۔ فی الحال صوبائی محکمے سائلوز (silos) کے لیے اقدامات تو کر رہے لیکن بنیادی شعبہ جاتی مسائل جیسے بیج کی کم دستیابی، تکنیکی مہارت، ماہی پروری کے ذخیرے کی تشخیص، اور علاقوں کے نمونے جمع کرنے کے حوالے سے بے بہرہ ہیں، جس سے ان کوششوں کے اثرات محدود ہو جاتے ہیں۔[v]

ماہی پروری کی پیداوار کو بڑھانے کے لیے تکنیکی تحقیقی ٹیموں کے تعاون سے خصوصی مارکیٹ انٹیلی جنس نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔ یہ ٹیمیں اسٹریٹجک مارکیٹ کا تجزیہ گہرائی سے کر سکتی ہیں، جس سے برآمدی مواقع کی شناخت میں مدد ملے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ، پاکستان کو ماہی پروری کے شعبے میں ابھرتے ہوئے ذیلی شعبے تلاش کرنے چاہیے، جیسے سمندری حیاتیاتی تنوّع پر مبنی مصنوعات۔ مثلاً، 2023ء میں غذائی ادویہ (neutracutical)[45] سے متعلق عالمی منڈی کا حجم 438 ارب ڈالر تھا، جس کے 2030ء تک 620 ارب ڈالر تک پہنچنے کا امکان ہے۔ اس میں الجی سے ماخوذہ مرکبات ہوتے ہیں، جن کا استعمال غذائی اشیا، فیڈ اور پیکجنگ کی صنعت میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

الجی پر مبنی بائیوڈیگریڈیبل اور جراثیم سے پاک پیکجنگ کی بڑھتی ہوئی طلب برآمدات کا ایک پائیدار موقع فراہم کرتی ہے۔ سمندری کائی، جیسے کومبو اور نوری کا استعمال دواسازی، کاسمیٹکس اور حیاتیاتی ایندھن میں ہوتا ہے اور

جدول 5.1.1 ماہی پروری کی پیداوار

	اندرونِ ملک آبی ذخائر کا رقبہ ہزار ہیکٹر میں	ساحلی پٹی کی طوالت کلومیٹر میں	ماہی پروری کی پیداوار (ہزار ٹن) 2015	ماہی پروری کی پیداوار (ہزار ٹن) 2022	فی ہیکٹر ماہی پروری کی پیداوار 2022
چین	175,310	14,500	43,748	52,884	0.3
بھارت	314,070	7,000	5,341	10,230	0.03
بنگلہ دیش	1,746	580	2060	2731	1.6
تھائی لینڈ	223	3,219	921	1001	4.5
ویتنام	2,116	3,444	3462	5160	2.4
پاکستان	***2,522***	**1,046**	**151**	**165**	**0.06**
ملائیشیا	*180*	4,700	507	574	3.18

ماخذ: سی آئی اے فیکٹ شیٹ اور ایف اے او

[43] میرین پراڈکٹس ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ویب سائٹ

[44] اندرون ملک ماہی پروری سے مراد آبی جانوروں اور پودوں کی فارمنگ یا زراعت ہے جو زیرِ زمین پانی، نہروں، تالابوں، آبی ذخائر جیسے اندرونِ ملک کھارے آبی ذخائر (یعنی غیر ساحلی) کا استعمال کرتے ہیں۔

[45] یہ ایک وسیع اصطلاح ہے جو ماہی پروری سے منسلک خوراک کے ذرائع سے حاصل کردہ مصنوعات کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

پاکستان اس شعبے سے بآسانی استفادہ کر سکتا ہے کیونکہ ساحلی پٹی سمندری کائی کی پیداوار کے لیے موزوں ہوتے ہیں۔ کاسمیٹکس اور اسکن کیئر صنعتوں میں سمندری ذرائع سے حاصل شدہ کولیجن کی طلب میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جو اس بڑھتی ہوئی مارکیٹ میں پاکستان کو بھی شامل ہونے کا ایک اہم موقع فراہم کرتا ہے۔ برآمدی تنوّع کے پیمانوں کے لحاظ سے پاکستان، اس طرح کی مصنوعات کی نسبتاً بہتر تیاری کے پیشِ نظر، ان مصنوعات کی برآمدات کے آغاز کے لیے بہتر حالت میں ہے۔ پاکستان، اس طرح کی بلند نمو اور پائیدار ذیلی شعبوں میں شامل ہو کر اپنی برآمدات کو متنوّع بنا سکتا ہے، روایتی منڈیوں پر اپنا انحصار کم کر سکتا ہے، اور اپنی برآمدات کو عالمی طلب کے بدلتے ہوئے رجحانات سے ہم آہنگ کر سکتا ہے۔

* اس باکس کی تیاری میں انا خٹک کے کردار کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

شکل 5.2.1: بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر

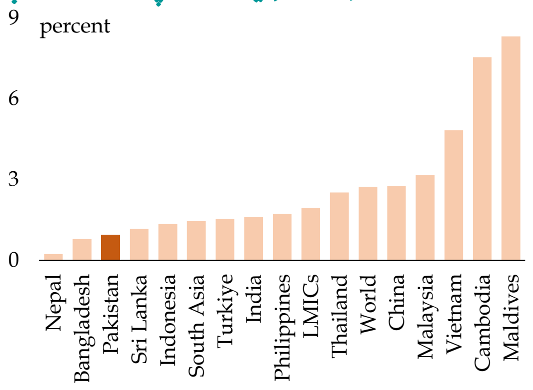

Source: WB

حوالہ جات

.i. TDAP (2021). Fisheries: Potential of Pakistan, Series 01/2021, Trade Development Authority of Pakistan, Karachi

ii. Mohsin, M. et al. (2017). Aquaculture in Pakistan: Status, Opportunities and Challenges, *Indian Journal of Geo Marine .Sciences*, Vol. 46 No. 09

iii. Carrasco-Bahamonde, D. and Casellas, A. (2024). Evolving blue development discourses and policies: Salmon farming industry and regional making in Chile, *Marine Policy*, Vol. 163

iv. FAO (2019). Aquaculture growth potential in Pakistan, Food and Agriculture Organization, Rome.; Khalid, S., Hafeez, M., Shah, S.M., Ullah, N. & Aeman, H. (2024). Opportunities for Brackish and Saline Aquaculture in Pakistan, .Australian Centre for International Agriculture Research, Canberra

v. Khalid, S., Hafeez, M., Shah, S.M., Ullah, N. & Aeman, H. (2024). Opportunities for Brackish and Saline Aquaculture .in Pakistan, Australian Centre for International Agriculture Research, Canberra

vi. Ahmed, N., Sheikh, M,A., Ubaid, M., Chauhan, P., Kumar, K. & Choudhry, S. (2024). Comprehensive exploration of marine algae diversity, bioactive compounds, health benefits, regulatory issues, and food and drug applications, .*Measurement: Food*, Vol. 14

باکس 5.2: پاکستان میں غیر ملکی نجی سرمایہ کاری کی راہ میں رکاوٹیں*

غیر ملکی نجی سرمایہ کاری، بیرونی جزدانی سرمایہ کاری (FPI) اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) پر مشتمل ہوتی ہے۔ بیرونی جزدانی سرمایہ کاری غیر مقیم افراد کی جانب سے سیال مالی آلات (حصص، بانڈز، قرضہ تمسکات، منافع منقسمہ، اور میوچوئل فنڈز) کی خریداری ہوتی ہے جن کا لین دین قدرے آسان ہوتا ہے۔[i] تاہم، بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کو عام طور پر مارکیٹ کی بڑھتی ہوئی تغیر پذیری، قیاس آرائیوں اور اچانک رک جانے سے منسوب کیا جاتا ہے۔[46] چنانچہ، پاکستان جیسی ابھرتی ہوئی معیشتوں کی یہ ترجیح ہوتی کہ طویل مدتی اور ترقیاتی نوعیت کی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو راغب کیا جائے۔[ii]

بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری سرمائے کی ضروریات پوری کرنے، انفراسٹرکچر کی ترقی میں سہولت فراہم کرنے، اور میزبان ممالک میں ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنے جیسے متعدد ثمرات پیش کرتا ہے۔ اکثر و بیشتر بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میزبان ملکوں میں جدید ٹیکنالوجی اور مہارتیں لانے کا موجب بنتی ہے، جس سے پیداواریت بڑھتی ہے اور ملکی مارکیٹ میں مسابقت پیدا ہوتی ہے۔ مزید برآں، یہ سرمایہ کاریاں مقامی کمپنیوں کو بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی فراہم اور معیشت میں متنوّع بنا سکتی ہیں۔

[46] اس میں کئی عوامل شامل ہیں جن میں سیاسی عدم استحکام، سیکورٹی خدشات، ضوابطی مشکلات اور ناکافی انفراسٹرکچر، جو مجموعی طور پر سرمایہ کاروں کے لیے غیر یقینی صورتحال پیدا کرتے ہیں۔

پاکستان ایک بڑی مارکیٹ، تذویراتی محلِ وقوع اور مختلف شعبوں میں غیر استعمال شدہ صلاحیت ہونے کے باوجود بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کے معاملے میں خطے کے دیگر ممالک (**شکل 5.2.1**) سے پیچھے ہے۔ گذشتہ دہائی کے دوران پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد سالانہ جی ڈی پی کا تقریباً 1.0 (اوسطاً) فیصد رہی، جو ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی شرح 2.7 فیصد (اوسطاً) کے نصف سے بھی کم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حالیہ دہائیوں میں پاکستان میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کا ایک بڑا حصہ بجلی سازی، بینکاری، ٹیلی کمیونیکیشن اور ایف ایم سی جیز صنعتوں پر مرتکز ہے۔ اس طرح کی تمام بیرونی رقوم برآمدات بڑھانے کے بجائے ملکی طلب پوری کرنے پر صَرف ہوتی ہے۔ چنانچہ، دیگر نجی (بینکوں اور دیگر نجی شعبے) رقوم کی آمد کم رہی اور جی ڈی پی یا ترقی کی بلند سطح برقرار رکھنے کے لیے بڑھتی ہوئی ضروریات کے لحاظ سے نہیں بڑھیں۔ نتیجتاً، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مالکاری کرنے صلاحیت معتدل سطح کی شرح کفایت سرمایہ تا جی ڈی پی تناسب یعنی جی ڈی پی کے تقریباً 2 سے 3 فیصد سے بھی کم ہوگئی۔

جدول 5.2.1: آئی سی ٹی درجہ بندی: منتخب معیشتیں

اشاریہ

	تھائی لینڈ	سری لنکا	بھارت	بنگلہ دیش	نیپال	میانمار	پاکستان	ملکوں کی مجموعی تعداد
نیٹ ورک مستعدی اشاریہ	42	80	60	91	114	0	90	134
آئی سی ٹی اشاریہ نمو 2023ء	39	112		130		123	142	169
جی ایس ایم اے موبائل کن کٹی وٹی 2023ء	53	113	84	122	119	129	137	173
اقوامِ متحدہ کا شعبہ برائے معاشی و سماجی امور، ای گورنمنٹ اشاریہ نمو	52	98	97	100	119	138	136	193
اکنامسٹ انکلوسو انٹرنیٹ انڈیکس 2022ء	40	59	50	64	0	69	79	100
اقوامِ متحدہ کا شعبہ برائے معاشی و سماجی امور، ٹیلی کام انفرااسٹرکچر اشاریہ 2024ء	38	95	135	123	101	122	149	193

ماخذ: ڈویلپمنٹ اشاریہ

متعلقہ لٹریچر کے اندر پاکستان میں سرمایہ کاری کے بہاؤ کو روکنے والے متعدد عوامل کی نشاندہی کی گئی ہے۔[47] ان میں سے اہم کا خلاصہ درج ذیل ہے:

سیاسی اور معاشی عدم استحکام: حکومت اور پالیسیوں میں متواتر تبدیلیاں معیشت میں طویل مدتی مفادات کے خواہاں سرمایہ کاروں کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں۔ یہ امر بالخصوص اقتصادی پالیسی کی شدید غیر یقینی صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے (**شکل 5.2.2**)۔ مزید برآں، سیاسی تبدیلی کے باعث معاشی اصلاحات کے عمل میں کوئی رکاوٹ آنے سے بھی سرمایہ کاروں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچتی ہے (حنیف، 2000ء)۔[iii]

شکل 5.2.2: معاشی پالیسی کی غیر یقینی کا اشاریہ

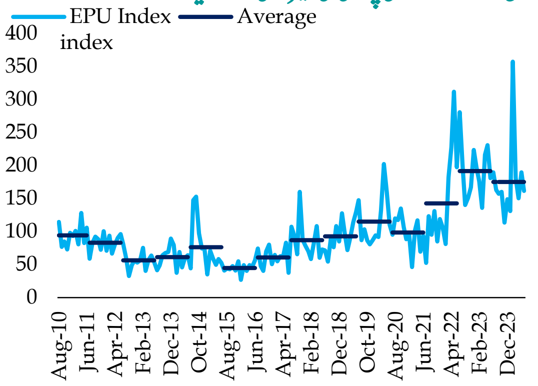

Source: Haver Analytics

اس سلسلے کے ابتدائی مطالعوں میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ پاکستان میں کاروبار کرنے میں آسانی ایک چیلنج بنی ہوئی ہے، خاص طور پر کاروبار کا اندراج، اجازت نامے حاصل کرنے، اور معاہدوں اور املاک دانش کے حقوق کے نفاذ میں مشکلات کی وجہ سے۔ اس کے ہمراہ، ملکی ضوابط کی تعمیل کی بلند لاگت غیر ملکی کمپنیوں کے پاکستانی مارکیٹوں میں داخلے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے (اشفاق 1997ء)۔[iv]

[47] ماخذ: www.events.development.asia/system/files/materials/2024/11/202411-digital-infrastructure.pdf

ٹیکس کی بلند شرحیں: پاکستان میں ٹیکس کی بلند شرحیں، خاص طور پر ہم سر ممالک کے مقابلے میں کارپوریٹ انکم ٹیکس، ہمراہ ٹیکس پالیسیوں میں متواتر تبدیلیاں، غیر یقینی صورتحال پیدا کرتی اور طویل مدتی منصوبہ بندی کو روکتی ہیں (**شکل 5.2.3**)۔ اس کے ہمراہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے اہم شعبوں میں ٹیکس مراعات کی عدم موجودگی ملکی مسابقت کو عالمی منڈیوں میں کم کرتی ہے۔[v]

مناسب انفراسٹرکچر کی کمی: پاکستان میں ٹرانسپورٹ، توانائی، اور مواصلاتی نیٹ ورک کا جدید نہ ہونا صنعتی نمو اور آپریشنل کارکردگی کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ بندرگاہوں اور انصرامی خامیاں بھی برآمدی مسابقت کو متاثر کرتی ہیں۔ اسی طرح ہم سر ممالک کی نسبت پاکستان کا ڈجیٹل انفراسٹرکچر بھی پست درجے کا ہے (**جدول 5.2.1**)۔[48]

مذکورہ بالا عوامل کے ساتھ ساتھ، سیکورٹی کی صورتحال، قانونی نظام، حقوقِ املاک، اور امن و امان کی صورتِ حال جیسے عوامل بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اوورسیز انویسٹرز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (OICCI) کا تاثر اور سرمایہ کاری سروے کے مطابق، سرمایہ کاروں نے پاکستان میں سیکورٹی اور معاہدوں کے نفاذ کو غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی کی بڑی وجہ قرار دیا۔[49] غیر ملکی سرمایہ کاری کو ملک میں راغب کرنے کے لیے ان مسائل کو حل کرنا اشد ضروری ہے۔
* اس باکس کی تیاری میں روی کمار کے کردار کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات

i. Cuddington, J. T. (1986). Capital Flight: Estimates, Issues, and Questions. *Princeton Studies in International Finance*, .No.58
ii. Stulz, R. M. (1999). Globalization, Corporate Finance, and the Cost of Capital. *Journal of Applied Corporate Finance*, .Vol.12, No.3
.iiiAkhtar, M.H. (2000). The Determinants of Foreign Direct Investment in Pakistan: An Econometric Analysis. *The Lahore Journal of Economics*, Vol.5, No.1.
iv. Khan, A.H. (1997). Foreign Direct Investment in Pakistan: Policies and Trends. *The Pakistan Development Review* Vol.36 No.4.
v. Shafiq, M.N., Hua, L., Bhatti, M.A., Gillani, S. (2021). Impact of Taxation on Foreign Direct Investment: Empirical .Evidence from Pakistan. *Pakistan Journal of Humanities and Social Sciences* Vol.9, No.1

شکل 5.2.3: کارپوریٹ ٹیکس- موازنہ

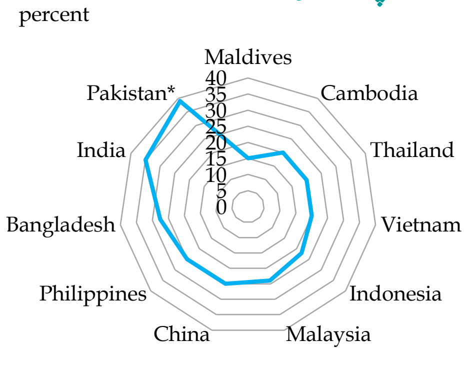

*including up to 10 percent super tax
Sources: MoF, PWC, and tradingeconomics

48 یہ ایک جامع سروے ہے جو ہر دو سال میں کیا جاتا ہے، اس میں سرمایہ کاری کی صورتحال، ضوابطی منظرنامے، کاروباری چیلنجز اور دیگر عوامل کا احاطہ کیا جاتا ہے جو موازنہ کرنے والے علاقائی ممالک کے مقابلے میں کاروبار کرنے میں آسانی میں مددیا رکاوٹ ڈالتے ہیں۔